نُصرة
میگزین

شمارہ نمبر 23 | جمادی الاول/جمادی الثانی 1436 ہجری بمطابق مارچ/اپریل 2015

'قومی ایکشن پلان' کا مقصد پاکستان میں امریکی راج کو مستحکم کرنا ھے

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ
(امیر حزب التحریر)

تفسیر سورۃ البقرہ آیات 114-119

'افواج پاکستان کو توھین رسالت کا بدلہ لینے کی ابتدا فرانسیسی سفارت خانے کو بند کرنے سے کرنی چاھیے

تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں

مغرب کا تھذیبی دیوالیہ پن اور مغرب سے مرعوب لوگوں کا المیہ

حکومت اور میڈیا میں ان کے ایجنٹ حزب التحریر کے خلاف مسلسل جھوٹ بول رھے ھیں

نصرۃ میگزین

شمارہ نمبر 23
مارچ/اپریل 2015
جمادی الاول/جمادی الثانی
1436 ہجری

فہرست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار (مددگار) بنو، جس طرح عیسی ابن مریمؑ نے اپنے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: کون ہیں دین کی راہ میں میرے انصار؟۔ حواریوں نے جواب دیا: ہم ہیں اللہ کے انصار۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں طاقت دی اور وہ غالب آ گئے‘‘ [سورۃ الصف:14]

Website: www.hizb-ut-tahrir.info
www.hizb-ut-tahrir.org

Contact: info@hizb-pakistan.com
www.hizb-pakistan.com

اداریہ: دعوت، جہاد اور ایمان

اللہ سبحانہ و تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے دعوت و جہاد فرض قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پورے جزیرۃ العرب پر اسلام کی حاکمیت دعوت و جہاد کے ذریعے نافذ کی۔ کفر کے طاقتیں ایک ایک کر کے گرتی گئیں اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مستقبل میں سلطنتِ فارس اور سلطنتِ روم کو اسلامی ریاست کا حصہ بنانے کی مضبوط بنیاد خود ڈال دی تھی اور پھر خلافتِ راشدہ کے دوران یہ دونوں علاقے جہاد کے ذریعے اسلامی ریاست کا حصہ بن گئے اور دعوت و جہاد کے ذریعے خلافت دنیا کی صفِ اول کی ریاست بن گئی۔ اسلامی ریاست کی افواج حرکت میں آتیں، فتح حاصل کرتیں اور اسلامی تہذیب کے نفاذ کے لئے راہ ہموار کرتی چلی جاتیں، وہ تہذیب جس نے اپنی کامیابیوں کے ذریعے دنیا کو مسحور کر دیا۔ آج کے دن تک افواج پاکستان خود کو انہی عظیم روایات کا امین سمجھتی ہیں اور خالد بن ولید، صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم کو اپنا ہیرو مانتی ہیں۔

لیکن اس کے باوجود حکومت امت میں موجود مضبوط اسلامی روایات اور خواہشات کے ساتھ ٹکرانے کا عمل کر رہی ہے۔ حکومت نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ اب مزید دہشت گردوں، جو افواج پاکستان پر حملے اور بچوں کو قتل کرتے ہیں اور عظیم مجاہدین، جو افغانستان میں امریکہ کے خلاف لڑتے ہیں، کے درمیان کوئی فرق نہیں کرے گی۔ امت یہ جانتی ہے کہ جب اس نے امریکہ کے مد مقابل طاقت سوویت روس کے خلاف افغانستان میں علم جہاد بلند کیا تھا تو واشنگٹن نے مجاہدین کو خود دنیا کے سامنے آزادی کے ہیرو کے طور پر پیش کیا تھا۔ لیکن جب امریکہ خود ایک مسلم سرزمین پر قابض ہو گیا تو

> جب کوئی حکومت بہت زیادہ فوجی قوت پر بھروسہ کرنا شروع کر دے تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عوام کو اپنے موقف کا ہمنوا بنانے کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں ہے اصل

واشنگٹن نے جہاد کو دہشت گردی قرار دے کر اس کی مذمت کی اور پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت میں موجود اپنے ایجنٹوں کو متحرک کیا کہ وہ بھی یہی طرز عمل اختیار کریں۔

امت میں امریکہ سے شدید نفرت کے باوجود حکومت نے اپنے آقا امریکہ کی خدمت بجالانے اور اس کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے پشاور میں اسکول پر حملے کو انتہائی سردمہری سے استعمال کیا۔ امت کو اسلام سے دور کرنے میں ناکامی کے بعد حکومت اب طاقت کے استعمال پر اُتر آئی ہے۔ اس نے نیشنل ایکشن پلان کا اجراء کیا ہے تا کہ دوسرے اقدامات کے علاوہ عدلیہ کے معاملات کو بھی فوج کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ لیکن جب کوئی حکومت بہت زیادہ فوجی قوت پر بھروسہ کرنا شروع کر دے تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عوام کو اپنے موقف کا ہمنوا بنانے کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ حکومت کو انصاف اور حق و سچ کی بالادستی کو فروغ دینے والے کا کردار ادا کرنا چاہیے لیکن یہ حکومت جبر کو فروغ دینے والے کا کردار ادا کر رہی ہے۔

لیکن انشاءاللہ حکومت جبر و قوت کے ذریعے باطل کو تقویت اور حمایت فراہم کرنے میں ناکام رہے گی کیونکہ اسلام کی تاریخ ایسے بہادروں سے بھری پڑی ہے کہ جنہوں نے حق کی سربلندی کے لئے ہر قسم کی سختیوں کو برداشت کیا۔ حق کو دبانے کی اس قسم کی کوئی بھی کوشش مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ حق کی سربلندی کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا خصوصاً اہل نصرۃ کہ صرف ان کی طاقت ہی ظالم کو ظلم کرنے سے روکنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم سے اس دور میں بھی ظلم و جبر کی حکمرانی ایمان کی مضبوط چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔

تفسیر سورۃ البقرۃ 114تا119



بسم الله الرحمن الرحیم

مشہور فقیہ اور رہنما، امیر حزب التحریر، شیخ عطاء بن خلیل ابوالرَشتہ کی کتاب **"التیسیر فی اصول التفسیر"** سے اقتباس

وَمَن أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَآئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يدخلوها إلا خَائِفِينَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ - وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ- وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ- بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ- وَقَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ - إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلاَ تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ-

"اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں پر اس بات کی بندش لگادے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے، اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے لوگوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان (مسجدوں) میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ایسے لوگوں کے لئے دُنیا میں رُسوائی ہے، اور انہی کو آخرت میں زبردست عذاب ہو گا۔(114) اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کی ہیں۔ لہٰذا جس طرف بھی تم رُخ کرو گے، وہیں اللہ کا رُخ ہے۔ بے شک اللہ بہت وسعت والا، بڑا علم رکھنے والا ہے(115) یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے کوئی بیٹا بنایا ہوا ہے، (حالانکہ) اس کی ذات (اس قسم کی چیزوں سے) پاک ہے، بلکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ سب کے سب اس کے فرماں بردار ہیں(116) وہ آسمانوں اور زمینوں کا موجد ہے اور جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے بارے میں بس اتنا کہتا ہے کہ : "ہو جا" چنانچہ وہ ہو جاتی ہے (117) اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ : اللہ ہم سے براہ راست کیوں بات نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں وہ بھی اسی طرح کی باتیں کہتے تھے جیسی یہ کہتے ہیں۔ ان سب کے دل ایک جیسے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یقین کرنا چاہیں ان کے لئے ہم نشانیاں پہلے ہی واضح کر چکے ہیں(118) (اے پیغمبر!) بے شک ہم نے تمہیں کو حق دے کر اس طرح بھیجا ہے کہ تم (جنت کی) خوشخبری دو اور (جہنم سے) ڈراؤ۔ اور جو لوگ (اپنی مرضی سے) جہنم (کا راستہ) اختیار کر چکے ہیں ان کے بارے میں آپ سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی(119)

ان آیات میں بھی انہی لوگوں کا ذکر ہے جن کا ذکر اللہ سبحانہ نے سابقہ آیات میں کیا، یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین جو کسی بھی دوسرے دین کے پیرو کاروں سے یہ کہا کرتے تھے کہ تمہارے دین کا تو سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں، پس ہر ایک فریق جب فریق مقابل کی مساجد پر قابض ہو جاتا تو ان کے اندر لوگوں کو اللہ کا نام نہیں لینے دیتے، یوں ان کو ویران اور کھنڈر بنا دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک اور اس سے قبل کے زمانے میں ان کے حالات و واقعات اس کے گواہ ہیں، چنانچہ یہود جب دیگر فرقوں کی مساجد پر قبضہ کر لیتے یا اپنی تحویل میں لیتے تو اُن کو اس بات سے روکتے کہ وہ فریق مسجد کے اندر اللہ کو یاد کرے اور دنگا فساد مچاتے، نصاریٰ کا یہود کے ساتھ اور یہود کا نصاریٰ کے ساتھ یہی رویہ تھا، یہی کچھ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، جب بیت الحرام ان کے تصرف اور تحویل میں تھا تو انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو عمرہ کی ادائیگی اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے روکا۔

دورِ حاضر میں بھی اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، جو جنگیں یہود و نصاریٰ، سرب، ہندو اور روسی درندوں نے فلسطین، لبنان، بوسنیا، ہندوستان اور کشمیر اور چیچنیا میں برپا کر رکھی ہیں، واضح پتہ چلتا ہے کہ یہ کفار ان جنگوں میں کس طرح آذان خانوں، گنبدوں اور مساجد کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے ہیں، اپنی حسد اور بغض و عداوت کی بنا پر جان بوجھ کر مسلمانوں کے مقدس

مقامات کو تباہ کن اسلحہ اور اندھا دھند بمباری سے مسمار کر دیتے ہیں، یہ سب واضح حقائق ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ:

1. اس شخص سے کوئی بڑا ظالم نہیں جو اللہ کے گھروں میں کلمہ حق ذکر کرنے سے منع کرے اور مساجد کو ویران کر دے، خواہ ظاہری اور مادی طور پر ہو کہ ان مساجد کو مسمار ہی کر دے اور ان کی دیکھ بھال کی پروانہ کرے، یا مجازاً ان کو کھنڈر بنادے کہ ان کو ایسے گھروں میں تبدیل کر دے جہاں خیر کی دعوت پر بندش ہو اور شر کی نشرو اشاعت کا کام کیا جائے۔

2. (وَمَنْ أَظْلَمُ)کا معنی ہے کون بڑا ظالم ہے، یہ استفہام انکاری ہے، یعنی اس بات سے انکار کیا جارہاہے کہ ان لوگوں سے کوئی اَور بھی بڑا ظالم دنیا میں ہو سکتا ہے۔

(وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ) یعنی منع کرنے والوں میں سے ظالم ترین وہ لوگ ہیں جو اللہ کے گھروں سے روکتے ہیں۔ اسی قسم کا اسلوب ایک اور جگہ بھی آیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ) (الصف/آیۃ :7) یعنی بہتان تراشی کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ ظالم وہ بہتان تراش لوگ ہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنْ اللَّهِ)(البقرۃ/آیۃ : 140) یعنی چھپانے والوں میں سے ظالم ترین وہ ہیں جو اُن کے پاس موجود اللہ کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ تو ان آیات کریمہ میں (اَلاَظلَمُ) (ظالم ترین) سے آیت میں ذکر شدہ موضوع کی مناسبت سے ظالم ترین مراد ہے۔(یعنی افتراپردازی یا کتمانِ شہادت اور لوگوں کو روکنے کے حوالے سے)۔

(أُوْلَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ

> جو جنگیں یہود و نصاریٰ، سرب، ہندو اور روسی درندوں نے فلسطین، لبنان، بوسنیا، ہندوستان اور کشمیر اور چیچنیا میں برپا کر رکھی ہیں، واضح پتہ چلتا ہے کہ یہ کفاران جنگوں میں کس طرح آذان خانوں، گنبدوں اور مساجد کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے ہیں ہے

يدخلوها إلا خَائِفِينَ) "ما كان لهم"

ان لوگوں کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کا معنی ہے:
ان مساجد میں بلاخوف و خطر داخل ہوں، حقیقت میں یہ نہی ہے کہ ان کو پُرامن طور پر داخل نہ ہونے دیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کے داخلے کا مطلب ہے کہ ان مساجد پر ان کو تسلط حاصل ہو۔ (حالانکہ ان کا تسلط ناجائز ہے)۔

"یہ لوگ" یہ گزشتہ آیت میں [أُوْلَئِكَ] مذکور لوگوں کی طرف اشارہ ہے، جو اللہ کے گھروں میں عبادت کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں، اور ان کی تباہی و بربادی میں لگے رہتے ہیں، البتہ یہ نص عام ہے اور اصل میں لفظ کے عموم کو دیکھا جاتا ہے، اُن مخصوص اسباب کو نہیں دیکھا جاتا جو آیت کے نزول کے وقت موجود ہوئے تھے۔ اس لئے اس میں ہر وہ آدمی شامل ہے جو اللہ کے کسی بھی گھر یعنی مسجد سے لوگوں کو روکے اور اس کو ایک غیر آباد جگہ بنادے۔

بنابریں آیت کے معنی یوں ہوں گے کہ اے مؤمنو تم پر حرام ہے کہ ان مانعین کو اور تخریب کار لوگوں کو اللہ کے گھروں پر تسلط ہاتھ میں لینے دو۔ اور یہاں نہی جازم ہے اس کا قرینہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ) یہاں جو نہی موجود ہے بالکل اس نہی کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں آئی ہے(وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ) (الاحزاب/آیۃ:53) "تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ۔" یعنی رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی تم پر حرام ہے۔ اسی انداز پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ہے(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلاَ مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) (الاحزاب/آیۃ:36) یعنی ہر مؤمن مرد و عورت پر یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کردہ اور طے کردہ امر سے روگردانی کرے۔

3.(لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ) یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کی سزا کا بیان ہے جو اللہ کی مساجد کو اس کام سے روکتے ہیں جس کی خاطر ان کو قائم کیا گیا۔ سو ان کی سزا دنیا میں رسوائی یعنی ذلت و خواری ہے، اور دنیا میں ہی ان کی سزا یہ ہو گی کہ ان کی بدکاریوں سے پردہ اٹھایا جائے گا اور ان کے قلبی بیماریوں کو کھل کر ظاہر کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
(أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ

لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ (محمّد/آیۃ:29)یعنی "جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے چھپے ہوئے کینوں کو اللہ کبھی ظاہر نہیں کرے گا؟"اور آخرت میں ان کی سزا ئی ہو گی کہ ان کو شدید اور عظیم عذاب ہو گا۔

4. اللہ تعالیٰ نے زمین کو سجدہ گاہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، حدیث میں ہے کہ: **"فأيما رجل أدركته الصلاة فليصلّ حيث كان""**جب بھی نماز کا وقت ہو جائے تو آدمی جہاں ہے وہاں نماز پڑھے۔"توجب اللہ کے گھروں کو مسمار کر دیا جائے اور سابقہ آیات میں مذکور لوگوں کی طرف سے نماز کو معطل کیا جائے، ایسے حالات میں آدمی جہاں موقع ملے نماز پڑھے اور اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرے، خواہ وہ کسی بھی جانب واقع ہو، کیونکہ اطراف اور جہات سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہیں، وہی ان کا مالک اور خالق ہے۔

چنانچہ اگر مسجدِ حرام مشرق کی طرف ہو تو وہ مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، مغرب کی طرف ہو تو مغرب کی طرف رُخ کر کے پڑھے، کسی دوسری جانب ہو تو اُسی طرف پڑھے، ان تمام حالات میں اُسے اللہ کی طرف منہ کرنے والا شمار کیا جائے گا۔

(وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) "اور اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق اور مغرب "یعنی اللہ تعالیٰ تمام جہات اور جوانب کا مالک اور خالق ہے، یہاں مشرق اور مغرب ذکر کیا گیا ہے، مگر یہ اُفق میں موجود ان تمام نقطوں پر دلالت کرتا ہے جہاں سے روزانہ سورج طلوع ہوتا ہے، ہر ایک اس کو دیکھ سکتا ہے کہ مختلف موسموں میں سورج متعدد جگہوں اور مطالع سے طلوع ہوا کرتا ہے، مشرقی اُفق میں نقطہ اول سے لے کر آخری نقطے تک پوری جانب مشرق کہلاتا ہے، اسی طرح مغرب میں بھی اس کے غروب ہونے کے مختلف مقامات ہوتے ہیں، پس مغربی جانب میں واقع ان تمام نقطوں کو مغرب کہا جاتا ہے۔

کہیں ان نقطوں کو تثنیہ (دو) کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے:(**رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ**) (الرحمن/آیۃ:17)

جب اللہ کے گھروں کو مسمار کر دیا جائے اور سابقہ آیات میں مذکور لوگوں کی طرف سے نماز کو معطل کیا جائے، ایسے حالات میں آدمی جہاں موقع ملے نماز پڑھے اور اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرے

"دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا پروردگار وہی ہے۔"یہاں مشرقین اور مغربین ان نقطوں کی ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے ہے، یعنی پہلا نقطہ جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور آخری نقطہ جہاں سے سورج طلوع ہو کر دوبارہ پہلے نقطے کی طرف پلٹ جاتا ہے، یہ دو مشرق ہیں، یہی مطلب مغربین کا ہے۔

اسی طرح مشرقی اور مغربی نقطوں کو جمع کی صورت میں بھی ذکر کیا گیا ہے: **(فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ)** (المعارج/آیۃ:40)" اب میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی۔"اس آیت میں "مشرقوں" سے مراد مشرقی جانب کے وہ تمام نقاط ہیں جہاں سے سال بھر روزانہ سورج طلوع ہوتا ہے، اسی طرح "مغربوں" سے بھی روزانہ غروب ہونے کی جگہیں مراد ہیں۔

توکہیں مشرق و مغرب، کہیں "مشرقین اور مغربین" اور کہیں مشارق اور مغارب کا ذکر اس حقیقت سے کنایہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام اطراف کا خالق ومالک ہے اور اس کی رحمت وسیع ہے، اپنے بندوں کی بھلائی اور فلاح کو وہی جانتا ہے، فرماتے ہیں**(إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)**. بے شک اللہ بہت وسعت والا، بڑا علم رکھنے والا ہے۔

5. پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں آگاہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ سابقہ آیت میں مذکور یہود، نصاریٰ اور مشرکین کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا ولد بنالیا ہے ،یہودی یہ کہتے تھے کہ (**عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ**) "عزیر اللہ کا بیٹا ہے"(التوبۃ/آیۃ:30) اور نصاریٰ کہتے(**الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ**)"مسیح اللہ کا بیٹا ہے" (التوبۃ/آیۃ:30)اور مشرکین یہ کہتے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں:

فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ * أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ * أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ *وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ *أَاصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ *مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ * (الصافات/آیۃ:149-155)"اب ان(مشرکین مکہ) سے پوچھو کہ :"کیا(اے پیغمبر!) تمہارے رب کے حصے میں تو بیٹیاں آئی ہیں، اور خود ان کے حصے میں بیٹے؟" یا پھر جب ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا تھا تو کیا یہ دیکھ رہے تھے؟ یادرکھو! یہ اپنی من گھڑت بات کی وجہ سے کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی اولاد ہے اور یہ لوگ

یقینی طور پر جھوٹے ہیں۔ کیااللہ نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں پسند کی ہیں؟ تمہیں کیاہو گیا ہے؟ تم کیسا انصاف کرتے ہو؟ بھلا کیا تم اتنا بھی دھیان نہیں دیتے؟"

اور اللہ سبحانہ وتعالی ہمیں سمجھاتے ہیں کہ وہ ان کی افتراؤں سے پاک اور بری ہے اور وہ آسمانوں اور زمین اور جو مخلوق ان دونوں میں موجود ہیں کا مالک ہے، یہ سب اللہ کے ہیں اور اللہ کے مطیع اور تابعدار ہیں۔

(**بَلْ**) "بلکہ" یہ اِضراب یعنی اعراض کے لئے ہے ،اوراس کے ذریعے ان کے اس گمانِ باطل کی تردید کی گئی ہے کہ اللہ کی اولاد ہے۔

اس آیت میں مَا استعمال کیا گیا ہے (**بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ**)"بلکہ اس کے لئے تووہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے" مَا کا استعمال غیر ذی عقل کے لئے ہوتا ہے، یہ اُن کے اس قول پر گرفت ہے کہ اللہ کی اولاد ہے جو پچھلی آیت میں ذکر ہے یعنی:**قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا**تو مَالا کر اس بات پر دلالت مقصود ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کی مخلوقات کارُتبہ ومقام، بالخصوص جن کے بارے میں ان کفار کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، ان کی حیثیت اللہ کی عظمت و کبریائی کے مقابلے میں جمادات اور غیر ذی عقل کی ہے بلکہ اس سے بھی کمتر درجہ کی۔ لہٰذا اللہ اور اُس کی مخلوقات کے درمیان زبردست فرق ہے، وہ خالق ہے اور یہ مخلوق ہے، ان کے درمیان ولادت کی نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جبکہ یہ کفار یہ جانتے ہیں کہ بچہ عادتاً اپنے والد ہی کے جنس سے ہوتا ہے۔ اس سے ان کی بے وقوفی اور حماقت کی طرف اشارہ مقصود ہے جو مخلوقات کے بارے میں اللہ کی اولاد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، وہ ذات جو ان کا خالق ہے اور جو آسمانوں اور زمین اور ان تمام اشیاء کا جو ان میں موجود ہیں ان سب کا خالق ہے۔

(**كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ**)"سب کے سب اس کے فرمانبردار ہیں" یہاں **كُلٌّ** کے اوپر تنوین در حقیقت اس کے مضاف الیہ کے عوض لائی گئی ہے، اس کا مضاف الیہ یہاں مقدّر ہے یعنی كُلُّ (ما في السموات والأرض وكل من جعلوه لله ولداً) **كُلٌّ** کا معنی ہے سب کے سب اور اس کے مضاف الیہ کا معنی ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جن کو وہ اللہ کی اولاد سمجھتے ہیں۔ تو یہ سب کے سب اس کے مطیع اور اس کے سامنے سر نگوں ہیں، مؤمن کی اطاعت اور تابعداری کا مسئلہ تو واضح ہے، جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کی اطاعت کی کیفیت کے بارے میں کئی اقوال وارد ہوئے ہیں ان میں راجح ترین قول مجاہدؒ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کافر کی اطاعت یہ ہے کہ اس کا سایہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے اگرچہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس قول میں ہے:

(**وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ**)"اور وہ اللہ ہی ہے جس کو آسمانوں اور زمینوں کی ساری مخلوقات سجدہ کرتی ہیں کچھ خوشی سے ،کچھ مجبوری سے، اور ان کے سائے بھی صبح و شام اُس کے آگے سجدریز ہوتے ہیں"(الرعد/آیۃ:15)

6. بے شک اللہ سبحانہ آسمانوں اور زمینوں کا مُبدِع (موجد) ہے اور ابداع یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے ایجاد کیا جائے، خلق کا بھی یہی معنی ہے پس مبدع اور خالق کا ایک معنی ہے اور اللہ سبحانہ کسی چیز سے مغلوب نہیں ہوتے، جب کسی امر کا ہونا چاہتے ہیں وہ اسی وقت اور ویسا ہی ہو جاتا ہے

(**بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ**) یہاں بدیع بمعنی مبدع کے ہے، یعنی باب اِفعال کا مُفعِل فَعِیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے جیسا کہ اَلِیمٌ استعمال کیا جاتا ہے مگر مُؤلِمٌ کے معنی میں ہوتا ہے۔

(**وَإِذَا قَضَى أَمْرًا**)یعنی جب کسی چیز کا ارادہ فرماتے ہیں، (تو یہاں قضیٰ بمعنی اراد ہے) جیسا کہ اللہ تعالی کے اس قول میں (**إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ**)" اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کر لے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ :"ہو جا" بس وہ ہو جاتی ہے۔" (یٰس/آیۃ:82)

(**كُنْ فَيَكُونُ**) یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتے ہیں وہ فوراً ویسا ہی ہو جاتی ہے۔

7. اللہ سبحانہ ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ جاہل لوگ جن کا ذکر پچھلی آیات میں ہوا ہے، گزشتہ اقوام کی طرح باتیں کرتے ہیں(**كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِ**)"جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح کی باتیں کہتے تھے جیسی یہ کہتے ہیں۔" یعنی عرب کے مشرکین نے بھی گزشتہ اقوام جیسی نشانیوں کا مطالبہ کیا(**وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الأَرْضِ يَنْبُوعًا**)"اور کہتے ہیں کہ :"ہم تم پر اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک تم زمین کو پھاڑ کر ہمارے لئے ایک چشمہ نہ نکال دے۔" (الِاسراء/آیۃ:90) (**فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الأَوَّلُونَ**)"بھلا یہ ہمارے سامنے کوئی ایسی نشانی تو لے آئیں جیسے پہلے انبیاء(نشانیوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔"(الأنبیاء/آیۃ:5) (**لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلائِكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا**) (الفرقان/آیۃ: 21)"ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے جاتے؟ یا پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہم خود اپنے پروردگار کو دیکھ لیں؟۔" رسول اللہ ﷺ سے ان کی باتیں ایسی ہوتی تھیں، اور ان کی یہ باتیں گزشتہ

زمانے کے کافر اقوام کی طرح تھیں، ان قوموں نے بھی ایمان لانے کے لئے اپنے انبیاء سے نشانیوں کا مطالبہ کیا، چنانچہ قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے نشانی طلب کی اور کہا:

(**مَا أَنْتَ إِلاَّ بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنْ الصَّادِقِينَ قَالَ هَذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ**)"تمہاری حقیقت اس کے 154-155 (الشعراء/ سوا کچھ بھی نہیں کہ ہم جیسے ایک انسان ہو۔ لہٰذا اگر سچے ہو تو کوئی نشانی لے کر آؤ۔" اور فرعون اور اس کے متعلقین نے موسیٰ علیہ السلام سے کئی نشانیوں کا مطالبہ کیا تا کہ وہ دیکھ کر ایمان لائیں، پس انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے ایک تو یہ مطالبہ کیا کہ جو عذاب ان پر آپڑا ہے اسے اُٹھایا جائے۔

(**وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمْ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ**)الأعراف/آیۃ:134) تو مشرکین نے بھی وہی بات کی جو ان سے پہلے لوگوں نے کی تھی کیونکہ ان کے دل ایک جیسے ہو گئے ہیں کہ یہ سب ایمان اور تصدیق کے مگر لئے نشانیاں دکھلانے کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔ ان کے پاس جب نشانیاں آئیں تو ایمان اور تصدیق نہیں کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(**وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لاَ يُؤْمِنُونَ**) (الأنعام/109) "اور ان لوگوں نے بڑی زور دار قسمیں کھائی ہیں کہ اگر ان کے پاس واقعی کوئی نشانی (یعنی ان کا مطلوب معجزہ) آگئی تو یہ یقیناً ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ (ان سے) کہو: "ساری نشانیاں اللہ کے قبضے میں ہیں۔" اور (مسلمانو!) تمہیں کیا پتہ کہ اگر وہ (معجزے) آ بھی گئے ، تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

پھر اللہ سبحانہ آیت کا اختتام فرماتے ہیں:

(**قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ**)" حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یقین کرنا چاہیں ان کے لئے ہم نشانیاں پہلے ہی واضح کر چکے ہیں" یقین کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو یقین اور ایمان پر ثابت قدمی کی خاطر نشانیاں طلب کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے یہ نشانیاں واضح بھی کر دی ہیں۔ یہ مکہ کے مشرکین کی رد میں کہا جا رہا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ کوئی ہنر دکھائیں، معجزات دکھائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایمان لانے کے لئے یہ مطالبات کرتے ہو تو وہ تو ہم اُتار چکے ہیں اور بیان کر چکے ہیں، یہ معجزہ کتاب خداوندی (قرآن) ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے، اگلی آیت میں اس کا بیان ہے۔

8. اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہیں کہ ہم نے تجھ کو قرآن کریم جیسی معجز کتاب دے کر بھیجا ہے جو عربوں کو للکارتا ہوا یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اس کی طرح کوئی ایک سورت لا کر دکھائیں، یہ ان کی اس بات کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا (**لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ**)"اللہ ہم سے براہ راست کیوں بات نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟۔" تو اگر یہ لوگ واقعی کسی نشانی کی تلاش میں ہے تو لو یہ کتابِ معجز پیش ہے، اس کی آیتوں میں غور و تدبر کریں، تو انہیں پتہ چلے گا کہ وہ کسی بشر کا کلام نہیں بلکہ یہ اللہ سبحانہ کا کلام ہے، تو اگر یہ لوگ صدق دل سے ایمان لانے کے لئے ہی کسی معجزہ کا مطالبہ کرتے ہیں تو بلاشبہ قرآن کو پڑھ کر اور ان کی آیات میں غور کر کے ایمان لے آئیں گے۔

پھر اللہ سبحانہ اپنے رسول ﷺ کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی بعثت قرآن کریم کے ساتھ کی گئی ہے اور آپ مسلمانوں کو رضائے الٰہی اور جنت کی خوشخبری دیتے ہو اور کفار کو اللہ کے غضب اور جہنم سے ڈراتے ہو، اب اس کے بعد جو کفر کرے گا تو اللہ و رسول کو ہرگز کوئی نقصان دے سکتا ہے نہ ہی رسول ﷺ سے اس کے کفر کے بارے میں باز پرس ہو گی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ذمہ صرف ابلاغ اور انذار یعنی پہنچانا اور ڈرانا ہے، ارشاد ہے:

(**إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلاَ تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ**)" (اے پیغمبر!) بے شک ہم نے تمہیں کو حق دے کر اس طرح بھیجا ہے کہ تم (جنت کی) خوشخبری دو اور (جہنم سے) ڈراؤ۔ اور جو لوگ (اپنی مرضی سے) جہنم (کا راستہ) اختیار کر چکے ہیں ان کے بارے میں آپ سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔"

(**بِالْحَقِّ**) "حق کے ساتھ" یعنی قرآن کے ساتھ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (**بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ**) (ق/آیۃ:5)" دراصل انہوں نے سچ کو اسی وقت جھٹلایا تھا جب وہ ان کے پاس آیا تھا، چنانچہ وہ متضاد باتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔"

وماعلینا الا البلاغ المبین

لاَ تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلاَ أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں"۔(المنافقون:9)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریر: مصعب بن عمیر-پاکستان

آج 2015 عیسوی بمطابق 1436 ہجری میں امت مسلمہ تاریخ کے اہم موڑ پر کھڑی ہے۔ یہ امت اس وقت ایک انتہائی عظیم تبدیلی کا مشاہدہ کرنے جارہی ہے جو کہ خلافت کی واپسی کی صورت میں ہوگی۔ آج اس امت کو ان مسلمان بیٹوں اور بیٹیوں کی ضرورت ہے جو عظیم قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس امت کو کامیابی سے نوازیں۔ جہاں ایک طرف امت محسوس کررہی ہے کہ اس کی کامیابی کا وقت اب قریب ہے، وہیں اس کے دشمن بھی اس کا ادراک کررہے ہیں اور دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم و ستم میں اضافہ بھی کررہے ہیں۔

جہاں تک مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کا تعلق ہے تو استعماری طاقتوں نے اپنے معاشروں میں اسلام کے خلاف نفرت کی فضاء پیدا کردی ہے تاکہ وہاں موجود مسلمان ان کی اپنی عوام کو متاثر نہ کرسکیں۔ لہٰذا سویڈن میں حکومت کی ناک کے نیچے مسجد کو جلا دیا جاتا ہے، جرمن میڈیا اسلام کے خلاف نفرت انگیز خبریں پھیلاتا ہے، برطانیہ میں مسلمان بچوں کی تفتیش کی جاتی ہے کہ ان میں کہیں اسلامی رجحانات تو موجود نہیں، چین میں خواتین کو سکارف پہننے سے روکا جارہا ہے اور روس میں اسلام کے داعیوں کو جیلوں میں قید کیا جارہا ہے۔

جہاں تک مسلم علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کا تعلق ہے، جہاں سے خلافت انشاءاللہ بہت جلد ظہور پذیر ہوگی، تو استعماری طاقتوں نے اپنے ایجنٹوں کو متحرک کردیا ہے کہ وہ اُن مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائیں جو اسلام کی واپسی کے لئے کام کررہے ہیں۔ اور اُن لوگوں میں خوف کی لہر پیدا کریں جو خلافت کے قیام میں اپنا حصہ ڈال کر عظیم اجر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پس پاکستان کے حکمرانوں نے اپنے مغربی آقاؤں کے کہنے پر کئی نئے قوانین بنائے ہیں تاکہ اُن مسلمانوں کو قتل کیا جائے اور قید میں ڈالا جائے جو افغانستان میں امریکی قبضے کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں۔ اُدھر سوڈان میں اسلامی دعوت کے معزز علمبرداروں کو حکومت کے غنڈے مارتے پیٹتے ہیں اور قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ بنگلادیش میں اسلام کی دعوت کے بہادر علمبرداروں کو پکڑا جاتا ہے اور جیلوں میں ڈالا جاتا ہے۔ ترکی کی جیلیں اسلام کی دعوت کے علمبرداروں سے بھری پڑی ہیں اور انہیں اپنے دفاع کا موقع بھی فراہم نہیں کیا جارہا۔ شام کے مسلمان خلافت کے قیام کے منصوبے کو پورا کرنے کی راہ پر پوری استقامت کے ساتھ کھڑے ہیں جبکہ امریکہ، روس، اور ایجنٹ مسلم حکمرانوں نے ان کے خلاف بدترین درندگی کا مظاہرہ کیا ہے، ایسی درندگی کہ جنگل کے درندے بھی شرما جائیں۔

اس قدر شدید ظلم و ستم جہاں ایک طرف کامیابی کی نوید ہے، وہیں مسلمانوں کے لئے یاد دہانی بھی ہے۔ یہ کامیابی کی نوید ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی جب قریش نے یہ محسوس کیا کہ مدینہ میں اسلامی ریاست قائم ہونے جارہی ہے، تو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف ظلم و ستم میں اضافہ کردیا تھا۔ یہ ایمان والوں کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کی یاددہانی ہے۔ ایسا سخت ظلم و ستم ایک عظیم امتحان ہوتا ہے، ایک ایسی سخت آگ جو ایمان کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہے۔ ایسی صورتحال ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے چاہے ہم دعوت کی اگلی صفوں میں ہوں یا پچھلی صفوں میں کہ ہم خود کو مضبوط کریں، تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد و نصرت کے حقدار بن جائیں۔ یہ عظیم مطالبہ ہر اس حاملِ دعوت سے ہے جو گرفتاری یا اغوا کے خطرات کے باوجود عوام کے سامنے حق بات کہنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ یہ مطالبہ ان سے بھی ہے جو دعوت کی حمایت کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں انہیں دھمکیوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ مطالبہ ان بااثر لوگوں سے بھی ہے جو ملک کے اہم ترین حلقوں میں حق بات کرتے ہیں اس خطرے کے باوجود کہ ان کو نفرت کا سامنا کرنا پڑے گا یا اُن کو اس عہدے سے ہی محروم کردیا جائے گا۔ یہ مطالبہ اہل نصرۃ سے بھی ہے جن پر یہ لازم ہے کہ وہ عملی طور پر کفر نظام کا خاتمہ کریں اور اسلام کے نفاذ کے لئے مدد فراہم کریں۔

ہم جس حیثیت میں بھی ظالم کا سامنا کریں چاہے وہ ظلم کم ہو یا زیادہ، اس کا نتیجہ مادی قربانی ہے اور اس کا نتیجہ ان لوگوں کی رفاقت سے محرومی ہے جن سے ہم بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن سے ہمارے عزم و استقلال میں کمزوری پیدا ہوسکتی ہے۔ یقیناً ظالم و جابر حکمران اور وہ لوگ جو ان کے مدد و معاونت کرتے ہیں ان دو چیزوں کے کھو جانے کے خوف کو ہر ممکن حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ ایک حاملِ دعوت کو اس کے روزگار یا کاروبار کے ختم ہوجانے سے ڈراتے ہیں۔ وہ اس کے مالکان پر دباؤ

ڈالتے ہیں کہ اسے نوکری سے نکال دیں یا گاہک پر زور ڈالتے ہیں کہ اس سے کاروبار نہ کریں۔ وہ حاملِ دعوت کو دھمکیاں دیتے ہیں کہ وہ اسے اس کی دولت سے محروم کر دیں گے۔ وہ ایک حاملِ دعوت کو اغوا کرنے اور اسے اپنے پیاروں سے جدا کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ وہ اس غلیظ حد تک گر جاتے ہیں کہ اس کے بچوں کو اغوا کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ قید میں جب اس پر تشدد کیا جاتا ہے تو اسے اس بات کی پیشکش کی جاتی ہے کہ اس پر ظلم و ستم کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور اسے اس کے خاندان کے پاس بھیج دیا جائے گا اگر وہ ظالم کے سامنے سر جھکا دیں اور دعوت سے دستبردار ہو جائیں۔ وہ اسلامی دعوت کے علمبرداروں کے خاندانوں کے پاس پہنچتے ہیں اور انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ حاملینِ دعوت کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ دعوت کے کام کو ترک کر دیں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کے وقت سے آج تک کئی جابروں کے جبر کے باوجود یہ دین محفوظ رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا۔ یہ دین اس ایک ذات (سبحانہ و تعالیٰ) کی جانب سے ہے جس نے انسان کو تخلیق کیا ہے اور اسی نے انسان میں دولت کی محبت اور خاندان کی خواہش پیدا کی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کی اِس فطرت کو یوں مخاطب کرتا ہے کہ تھکے ماندے جسموں، کمزور پڑتی روحوں میں جان پڑ جائے اور ظالم کے ظلم کا خوف دور ہو جائے۔

لہٰذا ایک مخلص حاملِ دعوت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بیان پر پوری سنجیدگی سے غور و فکر کرتا ہے جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے،

(يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ لاَ تُلْهِكُمْ أَمْوَلُكُمْ وَلاَ أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ) "اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں ہیں"(المنافقون:9)۔

لہٰذا ایک حاملِ دعوت اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ کی جانب سے ڈالی گئی ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ یہ جانتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی کو مکمل طور پر اس دنیا کے سپرد کر دیا ہے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھو گئے ہیں اور جس مقصد کے لئے اللہ نے ان کی تخلیق کی تھی اسے بھلا بیٹھے ہیں، وہ لوگ خسارہ پانے والوں میں سے ہیں۔ ایک ذہین حاملِ دعوت اس بات پر توجہ مرکوز رکھتا ہے کہ اس دنیا کی محدود نعمتوں کی خاطر کہیں وہ ان عظیم انعامات سے محروم نہ ہو جائے جو آخرت میں اسے اور اس کے گھر والوں کو ملیں گے۔ اس کے علاوہ یہ سوچ کر ایک حاملِ دعوت کی آنکھیں بھر آتی ہیں کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے اور اس کے گھر والوں کو ایک بار پھر جنت میں ملائے گا اور وہ ملنا ایسا ہو گا کہ پھر جس کا کوئی اختتام نہیں ہو گا۔

اسی نے انسان میں دولت کی محبت اور خاندان کی خواہش پیدا کی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کی اِس فطرت کو یوں مخاطب کرتا ہے کہ تھکے ماندے جسموں کمزور پڑتی روحوں میں جان پڑ جائے اور ظالم کے ظلم کا خوف دور ہو جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: **جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَأَزْوَجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ** "ہمیشہ رہنے کے باغات، جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے"(الرعد:23)۔

ایک حاملِ دعوت کی استقامت میں اس وقت مزید اضافہ ہوتا ہے جب وہ اللہ کا یہ بیان سنتا ہے کہ:

(وَاعْلَمُواْ أَنَّمَآ أَمْوالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ) "اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے"(الانفال:28)۔ حاملِ دعوت اس بات کو سامنے رکھتا ہے کہ اللہ کے انعامات بھی اس آزمائش کا ہی حصہ ہیں۔ یہ امتحان اس بات کا ہے کہ یہ واضح ہو جائے کہ کون ہے جو اللہ کا شکر گزار اور تابعدار ہے اور کون ہے جو خود کو اس دنیا کی وقتی نعمتوں میں گم کر دیتا ہے۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزار دی اور دنیا کے مال و دولت اور اولاد سے بھی محروم ہو گئے۔ تو پھر اس شخص کے لیے یہ بات کیسے افسوس اور مایوسی کا باعث ہو سکتی ہے کہ جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر ایسے نقصان کو برداشت کرے؟

اسلامی دعوت کا علمبردار شخص یہ بات جانتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کی اطاعت کرے اور ان کی جانب سے دیے گئے احکامات کو قبول کرے۔ وہ یہ بات جانتا ہے کہ اسے مال اور اولاد سے بڑھ کر اللہ اور اس

کے رسول ﷺ سے محبت ہونی چاہیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِين** "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اپنی جان، اس کے خاندان، اس کی دولت اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز نہ ہوں"(بخاری)۔

ایک حاملِ دعوت اس وقت محتاط ہو جاتا ہے جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے خبردار کرتے ہیں کہ (**يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلادِكُمْ عَدُوّاً لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ**)"اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہنا"(التغابن:14)۔ مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے بیوی بچے اسے اللہ سے اپنے تعلق کو توڑنے اور اللہ کی اطاعت سے رُکنے کا مطالبہ کریں۔ اور وہ شخص اپنے بیوی بچوں کی محبت میں ان کی بات مان لے"۔ ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے اس آیت کی تفسیر بیان کی جب اس نے اس آیت کی بابت پوچھا اور کہا کہ "کچھ لوگ ایسے تھے جنہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے بیوی اور بچوں نے انہیں اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ بعد میں جب یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے مل گئے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ان کی صحبت میں تھے وہ دین کے علم میں آگے نکل چکے تھے، اس پر وہ اپنے بیوی بچوں کو سزا دینے ہی والے تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ (**وَإِن تَعْفُواْ وَتَصْفَحُواْ وَتَغْفِرُواْ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ**)"لیکن اگر تم انہیں معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے "(التغابن:14)۔

یقیناً ایک حاملِ دعوت اس بات سے ڈرتا ہے کہ اگر وہ مشکل لمحات میں دنیا کے مال و متاع کو اسلام پر ترجیح دے گا تو اس کا یہ عمل اللہ کے غیض و غضب کا مستوجب بن جائے گا، چاہے ایسا کرنا مختصر عرصے کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:(**قُلْ إِن كَانَ ءَابَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَنُكُمْ وَأَزْوَجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَلٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَـرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَـكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَـسِقِينَ**)"(اے پیغمبر! مسلمانوں سے) کہہ دو:"کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ مال و دولت جو تم نے کمایا ہے اور وہ کاروبار جس کے مندا ہونے کا تمہیں اندیشہ ہو اور وہ رہائشی مکان جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو انتظار کرو، کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ صادر فرمادے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو منزل تک نہیں پہنچاتا"(التوبۃ:24)۔

لہٰذا ایک حاملِ دعوت مضبوطی اور یقین کے ساتھ اس بات پر عمل کرتا ہے کہ اس وقت کا تقاضا ہے کہ جابر کے جبر سے اور اس کی جانب سے نقصان پہنچنے کے اندیشے سے خوفزدہ نہ ہو۔ یقیناً ہمیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس وقت کا تقاضا ظالم و جابر کو پکڑنا ہے اور اگر ہم نے یہ ذمہ داری ادا نہ کی تو اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے (**وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ**)"اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا، جنہوں نے ظلم کیا ہوگا اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"(الانفال:25)۔ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس کے لئے پوری امت کو حرکت میں آجانا چاہیے اور اپنا اپنا حصہ ڈالنا چاہیے، چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ، اور اہل نصرۃ کو بھی اپنا حصہ ڈالنا ہوگا کہ جن کی طاقت اور مضبوطی ظالم کے ظلم کے خاتمے کے لیے کافی ہے۔ امام احمدؒ سے روایت ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،((**مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَعَزُّ وَأَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُونَ ثُمَّ لَمْ يُغَيِّرُوهُ إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِعِقَاب**))"جو بھی لوگ ایسے ہوں کہ ان کے سامنے کھلے عام گناہ کیے جائیں اور وہ انہیں روکنے کے لئے کچھ نہ کریں، جبکہ وہ گناہ کرنے والوں سے زیادہ طاقتور تھے اور تعداد میں ان سے بڑھ کر تھے، تو اللہ انہیں اپنے عذاب میں گھیر لے گا"۔

بے شک اسلام کی پیش قدمی جاری رہے گی اور ظالموں اور جابروں کے ظلم و جبر کے باوجود انشاءاللہ یہ امت جلد اپنی منزل پر پہنچے گی۔ اور اس شاندار پیش قدمی کی قیادت وہ مرد و خواتین کریں گے جنہیں اللہ کی رضامندی سے محرومی کے خوف کے سوا کسی چیز کا خوف نہ ہوگا۔

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے لئے پاکستان سے مصعب بن عمیر کی تحریر

مغرب کا تہذیبی دیوالیہ پن اور مغرب سے مرعوب لوگوں کا علمیہ

تحریر: ڈاکٹر افتخار

کچھ عرصہ قبل امریکہ کی سینٹ انٹیلی جنس کمیٹی نے سرکاری طور پر اس رپورٹ کے کچھ حصوں کو شائع کر دیا جو کہ نام نہاد "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے دوران بنائے گئے طریقہ کار اور اس کے مطابق امریکی سی۔آئی۔اے کا قیدیوں کے ساتھ روا رکھے گئے سلوک کے متعلق ہے۔ مکمل رپورٹ تو 6000 صفحوں پر مشتمل ہے مگر اس کے صرف 400 صفحات کو شائع کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن یہ 400 صفحات بھی مغرب اور اس کی حکومتوں کی درندگی کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان قیدیوں کو مسلسل چھ دن تک جگائے رکھا گیا اور انہیں اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ نیند کے بغیر مسلسل گھڑے رہیں۔ اس ذہنی تشدد کے نتیجے میں یہ قیدی نیم پاگل ہو گئے۔ ان میں سے دو قیدیوں کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی مگر انہیں بھی نہیں بخشا گیا۔ ایک قیدی کو یہ گھٹیا دھمکی دی گئی کہ اگر وہ تعاون نہیں کرے گا تو اس کی والدہ کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا۔ "مہذب" امریکہ کی انٹیلی جنس ایجنسی نے واٹر بورڈنگ تکنیک (Water technique boarding) بھی استعمال کی جو کہ تشدد کا بدترین اسلوب ہے۔ اس تکنیک میں ایک شخص کے ناک اور منہ کو کپڑے سے ڈھانک دیا جاتا ہے اور اس پر بار بار پانی ڈالا جاتا ہے جس سے وہ شخص ایسی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے کہ گویا وہ ڈوب رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق خالد شیخ محمد کو 183 مرتبہ اس عمل سے گزارا گیا۔ یہ ظالمانہ سلوک کوئی نیا نہیں ہے۔ اس سے پہلے عراق کی ابو غریب جیل میں روا رکھے جانے والے غیر انسانی سلوک کی تصویریں عالمی میڈیا کی زینت بن چکی ہیں۔ اور ماضی میں برطانیہ، فرانس، اٹلی، سپین، پرتگال اپنی کالونیوں میں لوگوں کو جن ظلم وستم کا نشانہ بناتے رہے اور لاکھوں لوگوں کا قتلِ عام کرتے رہے وہ مغرب کی سیاہ تاریخ کا حصہ ہے۔ اس کے باوجود پاکستان کے حکمران اور ایک مخصوص طبقہ مغرب کے متعلق یہ نقطہ نظر رکھتا ہے کہ وہ اخلاق اور تہذیب میں مسلمانوں سے بہت بہتر ہے۔ چنانچہ ہمیں معاشرے میں ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو مغرب کی اعلیٰ اقدار کے گن گاتے نظر آتے ہیں اور انہیں اپنا رول ماڈل سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان معاشرہ اجڈ، جاہل، گنوار اور تہذیب سے عاری ہے، جبکہ مغربی معاشرے مہذب اور بااخلاق ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ مغرب کی نقالی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور ان کے نزدیک ایسا کرنا، مہذب اور پڑھا لکھا ہونے اور روشن فکری کی علامت ہے۔

ان لوگوں کے مغرب سے متاثر ہونے کی ایک وجہ ان کی مادی ترقی ہے۔ بلند و بالا عمارتیں، سائنسی ایجادات، مستحکم حکومتوں کی موجودگی، دولت کی فراوانی، مسلم معاشروں کے مقابلے میں مغربی معاشروں میں عوام کے لیے اچھی سہولیات کی فراہمی اور ایک منظم نظام کی موجودگی، انہیں اس سوچ کی طرف لے جاتی ہے کہ مغرب کے لوگ اقدار کے لحاظ سے بھی تیسری دنیا خاص طور پر مسلمانوں سے بہتر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مغرب ایجادات اور مادی ترقی کے لحاظ سے مسلم ممالک سے کہیں آگے ہے۔ اور یہ ممالک اس قابل ہیں کہ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے اقدامات کریں اور کسی دوسری قوم کی طرف رجوع کرنے کی بجائے خود سے اس کے متعلق غور و فکر کریں۔ تاہم اس کی وجہ یہ نہیں کہ مغرب کے لوگ انسانی صلاحیتوں کے لحاظ سے باقی دنیا کے انسانوں سے بہتر ہیں یا ان کی تہذیب اور اقدار ہم سے بہتر ہے۔ ایسے ممالک کہ جن کے پاس ایک ایسا نظریہ موجود ہو کہ جس میں سے انسانی مسائل کے کے حل نکلتے ہوں ان میں ہمیں یہ صفت نظر آئے گی۔ ماضی میں سوویت رشیا کی بھی یہی صورتِ حال تھی کہ جہاں سوشلزم کے نظریے کے نفاذ نے مادی ترقی اور خوشحالی کو جنم دیا۔ مگر ایک نظریئے کی بنیاد پر انسانی مسائل کو حل کرنے اور ان حل کے درست ہونے اور انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے میں فرق ہے۔ حقیقت یہ ہے مغربی تہذیب جس سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کی بنیاد پر استوار ہے، اس میں سے نکلنے والے زندگی کے مسائل کے حل کا نفاذ مزید مسائل کو جنم دیتا ہے۔ یہ کیونکر ہے یہ بحث آج کے موضوع سے الگ ہے، جس پر پھر کبھی بات ہو گی۔ جو چیز موضوع گفتگو ہے وہ یہ ہے کہ مغرب کی سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی بذاتِ خود مغرب کے اخلاقی و تہذیبی دیوالیہ پن کی بنیادی وجہ ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم مغربی تہذیب کی گراوٹ اور مغرب کی سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کے ساتھ اس کے فکری تعلق کو بیان کریں۔ پہلے اس کنفیوژن کو واضح کر دیا جائے جو کہ مغرب کے بعض لوگوں کے حسنِ سلوک اور خیرات اور رفاحی کاموں کی وجہ سے بعض لوگوں کو ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ بل گیٹس جیسی مثالیں پیش کرتے ہیں، کہ فوربز میگزین کے مطابق 2013 میں بل گیٹس اور اس کی بیوی نے 2.65 ارب ڈالر بیماریوں سے بچاؤ اور تعلیم کی بہتری کے لیے

خیرات کے طور پر دیے۔ میگزین کے مطابق بل گیٹس اور اس کی بیوی اپنی پوری زندگی میں 30.2 ارب ڈالر کی خطیر رقم خیرات کے طور پر خرچ کر چکے ہیں جو ان کی دولت کا 37 فیصد بنتا ہے۔ اسی طرح فیس بک کے کو فاونڈر اور سی ای او مارک زکر برگ نے 2013 میں خیرات کے طور پر 991 ملین ڈالر خرچ کیے۔ ایسی مثالوں کو پیش کر کے یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ اگر مغرب کے لوگ مادہ پرست اور تہذیبی لحاظ سے اس قدر ہی برے ہیں تو پھر ہمیں یہ مثالیں کیوں نظر آتی ہیں۔

اس بحث میں جائے بغیر کے مندرجہ بالا انفرادی مثالوں میں انسانیت کی بہتری اور غریبوں کے مسائل کے حل کے لیے اخلاص کا جذبہ کس حد تک کارفرما ہے اور کس حد تک یہ دولت واقعی غریب لوگوں کے ہاتھوں میں ہی پہنچتی ہے، یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ جس طرح ہر انسان کو دو آنکھیں، ناک، کان اور ہاتھوں سے نوازا ہے، اسی طرح ہر انسان کے اندر کچھ جبلتیں اور عضویاتی حاجات بھی رکھیں ہیں۔ کوئی انسان بھی سانس لیے بغیر، کھانا کھانے بغیر یا پانی پیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ اس کی عضویاتی حاجات ہیں۔ اسی طرح ہر انسان کے اندر تین جبلتیں موجود ہیں۔ جبلتِ بقا کہ جس کا اظہار مختلف شکلوں میں ہوتا ہے، جیسا کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کے پاس دولت و آسائش کی چیزیں ہوں، اگر وہ میچ کھیل رہا ہے تو وہی جیتے، بحث کے دوران اس کی دلیل حاوی ہو، یہ سب جبلتِ بقا کے اظہار کی مختلف صورتیں ہیں۔ اسی طرح ہر انسان کے اندر جبلتِ نوع بھی موجود ہے جو کہ اسے اس چیز کی طرف ابھارتی ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ رشتے ناطے بنائے، اپنی جنسی ضرورت کو پورا کرے، اپنے لیے کنبہ بنائے، اپنے والدین، بیوی بچوں پر خرچ کرے۔ ایک انسان دوسرے انسان کو تکلیف میں دیکھ کر بے چینی محسوس کرتا ہے اور اس کے اندر اس انسان کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے جذبات ابھرتے ہیں۔ ان جبلتوں اور جذبات کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں۔ خواہ یہ مغرب کا انسان ہو یا مغرب کا۔ کسی انسان کا زندہ جل جانا، ڈوب کر مر جانا، غربت و افلاس کے ہاتھوں خود کشی کر لینا مشرق کے انسان کو بھی افسردہ کرتا ہے اور مغرب کے انسان کو بھی۔ اور جس طرح ایک انسان کو مادی قدر کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسے انسانی اور اخلاقی قدر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ چنانچہ جس طرح وہ دولت کو حاصل کر کے اطمینان اور خوشی حاصل کرتا ہے اسی طرح وہ کسی ڈوبتے ہوئے کی جان بچانے میں اور کسی غریب کی مدد کرنے میں بھی خوشی محسوس کرتا ہے۔

لیکن یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسانی جبلتیں اور ان کی بنا پر جنم لینے والے جذبات کی تدوین ان افکار کی پر ہوتی ہیں، جو کہ کوئی بھی انسان زندگی کے متعلق رکھتا ہے۔ پس ایک مسلمان کے لیے کسی نبی کی توہین ایک انتہائی قبیح اور ہیجان انگیز حرکت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم معاشرے میں ایسی حرکت کرنے والے شخص کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا عقیدہ انبیاء کے متعلق کچھ افکار فراہم کرتا ہے۔ یہ افکار ایک مسلمان میں پائی جانے والی جبلتِ تدین (worship instinct) کو ایک خاص شکل دیتے ہیں۔ پس ایک مسلمان کے جذبات ان افکار کے مطابق ہوتے ہیں جو وہ جبلتِ تدین کو پورا کرنے کے متعلق رکھتا ہے۔ جبلتِ تدین، جبلتِ نوع اور جبلتِ بقا کے علاوہ وہ تیسری جبلت ہے جو کہ ہر انسان میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی افکار کے ذریعے ہی ریگولیٹ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب میں انبیاء کی توہین اتنا سنگین مسئلہ تصور نہیں کیا جاتا کیونکہ مغرب کے نزدیک آزادیِ اظہار ایک درست تصور ہے اور کوئی شخص کسی نبی کے متعلق کوئی بھی تصور رکھنا چاہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ یہ تصور مغرب کے ایک سیکولر شخص کی جبلتِ تدین کو متاثر کرتا ہے اور اس کے اعمال اور طرزِ عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

چنانچہ جیسا کہ بیان کیا گیا کہ مغرب کے انسان میں بھی جبلتِ نوع موجود ہے جو اسے دوسرے انسانوں کا خیال رکھنے اور ان کے لیے ایثار کرنے اور ان سے حسنِ سلوک کرنے کی طرف ابھارتی ہے۔ مگر سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی سے سے نکلنے والے افکار کو اپنانے کی وجہ سے مغربی معاشرے میں بسنے والے لوگوں کے لیے اپنی زندگی کے لیے آسائشوں کا حصول، اپنے لیے مال و دولت کو جمع کرنا اور انفرادیت پسندی ہر چیز پر حاوی ہے۔ کیونکہ سرمایہ دارنہ آئیڈیالوجی ایک مادہ پرستانہ آئیڈیالوجی ہے کہ جو یہ فکر دیتی ہے کہ مادی قدر و قیمت کا حصول ہی کسی بھی انسان کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے۔ اور مال و دولت و آسائشوں کا حصول ہی خوشی و سعادت کا بنیادی ذریعہ ہے۔ سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا صف اول کا مفکر ایڈم سمتھ اپنی دو کتابوں Theory of Moral Sentiments اور The Wealth of Nations میں بیان کرتا ہے کہ اللہ نے اس دنیا کو اس لیے تخلیق کیا ہے کہ انسان اس دنیا کی آسائشوں سے اپنی لیے زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کر سکے۔ اور ہر شخص کی فطرت ہے کہ وہ اپنی بہتری کے لیے ہی کام کرتا ہے۔ جب ہر شخص کو اپنی بہتری کے لیے آزاد ماحول فراہم کر دیا جائے اور حکومت کی مداخلت کم سے کم ہو تو معاشرے کے

مفادات کا تحفظ خود بخود ہو جائے گا۔ اخلاق کو قوانین کے ذریعے ریگولیٹ نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ لوگوں کو اس معاملے میں آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ اور کوئی بھی مذہب جو عقائد و رسومات (مذہبی قانونی ضابطوں) کو اخلاق پر ترجیح دیتا ہے وہ قابل مذمت ہے اور ایک مہذب اور پر سکون معاشرے کے لیے خطرے کا باعث ہے۔ پس سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کے نزدیک ایمانداری بہترین پالیسی ہے اور یہ ایک اچھا کاروباری ماحول پیدا کرتی ہے کیونکہ لوگ ایماندار شخص سے خریداری کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم اگر ایمانداری منافع کے حصول کے رستے میں رکاوٹ ہو تو اسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ یا چیریٹی ایک اچھی چیز ہے کیونکہ اس سے ٹیکس میں چھوٹ حاصل ہوتی ہے مگر یہ بذاتِ خود اچھی نہیں۔ نفع و نقصان مذہب کے لیے بھی ایک معیار اور پیمانہ ہے اور کوئی بھی مذہبی قانون جو مادی نفع یا انسانی خواہشات پر حدود و قیود عائد کرے اسے بدلنے کی ضرورت ہے، خواہ یہ سودی لین دین ہو یا نکاح کے احکامات ہوں۔ چنانچہ یہ آئیڈیالوجی زندگی کے لیے جو پیمانہ مقرر کرتی ہے وہ نفع و نقصان کا پیمانہ ہے کہ ایک انسان کسی بھی عمل کو کرتے وقت جس چیز کو مدِ نظر رکھے وہ یہ ہے کہ آیا یہ عمل اس کی ذات کے لیے کس حد تک فائدے کا باعث ہے، خواہ یہ کاروبار ہو، ذاتی تعلقات ہوں حتیٰ کہ اخلاق بھی۔ چنانچہ اگر کسی جگہ پر اخلاق دکھانا نفع بخش ہے تو وہاں خوش اخلاقی اور ایمانداری دکھائی جائے گی اور جہاں پر اخلاق دکھانا مادی نقصان کا باعث ہو وہاں اخلاق، رشتوں ناطوں کی پرواہ نہیں کہ جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب کے معاشرے میں اخلاقیات کی حیثیت ہمیشہ ثانوی ہی رہتی اور جب تک سرمایہ داریت کی آئیڈیالوجی مغرب میں نافذ ہے مغربی معاشرہ اس صورتِ حال سے چھٹکارہ حا صل نہیں کر سکتا۔

سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کا بنیادی عقیدہ سیکولرازم ہے ،جو دین کو ایک شخص کی ذاتی زندگی تک محدود کر دیتا ہے۔ مغرب میں ،جو کہ سیکولرازم کا علمبردار ہے، مذہب کو نظام اور ریاست سے جدا کر دینے سے اور اسے محض ذاتی معاملہ بنادینے سے وہاں پر انسانی ہمدردی اور اخلاقی معاملات بھی محض ذاتی معاملہ بن گئے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کی مفت امداد کرنا اور انہیں چیریٹی دینا افراد اور این جی اوز کریں گی اور یہ ریاست کی ذمہ داری نہیں۔ علاوہ ازیں سیکولرازم یہ قرار دیتا ہے کہ انسان خود اپنی عقل سے اپنے لیے نظام بنائے گا۔ جو اس بات کا اظہار ہے کہ انسان کی عقل اس بات کا تعین کر سکتی ہے کہ معاشرے میں کیا چیز جائز یا قانونی ہونی چاہئے اور کیا چیز ناجائز اور غیر قانونی۔ گویا انسانی عقل ہی اس چیز کو طے کرے گی کہ کیا چیز معاشرے کے لیے اچھی ہے اور کیا چیز بری۔ پس مغرب کے نزدیک انسانی عقل اس چیز کا تعین بھی کر سکتی ہے کہ اچھا اخلاق طرزِ عمل کیا ہے اور برے اخلاق کیا ہیں۔ معاشرے کے لیے اچھی یا برے اقدار کا تعین کرنے کے لیے مذہب سے رہنمائی لینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن انسانی عقل سے جنم لینے والی اس آئیڈیالوجی نے مغرب میں کس طرح تہذیبی گراوٹ کو جنم دیا ہے، آیئے اس کا ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

مغرب کی گراوٹ ان کے معاشرتی نظام میں سب سے نمایاں ہے۔ بچوں کے ساتھ برے سلوک کی بات پاکستان کے معاشرے کے متعلق بہت کی جاتی ہے لیکن جب ہم مغرب کے معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو اس ضمن میں مغرب کا معاشرہ نہایت بھیانک صورت حال پیش کرتا نظر آتا ہے۔ 11 جنوری 2014ء کو ایسوسی ایٹڈ پریس نے رپورٹ کیا کہ امریکی ریاست فلوریڈا میں پولیس نے 25 سالہ شخص کو گرفتار کر لیا ہے جس نے طیش میں آکر اپنی بچی کو پل سے نیچے پھینک کر ہلاک کر دیا۔ 30 دسمبر 2014 کو رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ فلوریڈا میں ہی پولیس نے ایک جوڑے کو قتل کے الزام میں گرفتار کیا ہے جس نے اپنی نوزائدہ بیٹی کو کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا اور وہ بھوک و فاقے سے مر گئی جب کہ اس کی عمر صرف 22 دن تھی۔ 21 دسمبر 2014 کو رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ آسٹریلیا میں ایک عورت نے اپنے سات بچوں اور ایک بھتیجی کو مار ڈالا، ان بچوں کی عمریں 2 سے 14 سال کے درمیان تھیں۔ 5 نومبر 2014 کو ایسوسی ایٹڈ پریس نے رپورٹ کیا کہ نیویارک پولیس نے ایک کروڑ پتی عورت کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے جس کے خلاف الزام ہے کہ اس نے فروری 2010 میں اپنے 8 سالہ بیمار بیٹے کو دوائی کی بہت زیادہ مقدار دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ 30 اکتوبر 2014 کو ایسوسی ایٹڈ پریس نے رپورٹ کیا امریکی ریاست پنسلوانیا میں ایک شادی شدہ جوڑے کے خلاف قتل کا مقدمہ شروع کیا گیا ہے کیونکہ اس نے اپنے 9 سالہ بیمار بچے کو کھانے کو کچھ نہیں دیا اور وہ اس وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ اس نو سالہ بچے کا وزن کم ہو کر صرف 17 پاؤنڈ رہ گیا تھا۔ پولیس کو یہ بچہ اس حال میں ملا کہ اس کی لاش ایک چادر میں لپٹی ہوئی باتھ روم میں پڑی تھی۔ 19 اکتوبر 2014 کو رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ نیویارک سٹی میں ایک 20 سالہ شخص نے اپنی 3 سالہ بیٹی کو صرف اس وجہ سے گلا گھونٹ کر اور چھری کے وار کر کے مار ڈالا کہ اس نے اپنی پینٹ میں ہی پاخانہ کر دیا تھا۔ قارئین یہ وہ اندوہ ناک واقعات ہیں جو محض پچھلے چار ماہ کے دوران خبروں میں آئے، اصل واقعات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ہے مغرب کے معاشرے کی تصویر کی ایک جھلک جہاں سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی نے اس حد تک انفرادیت اور ذاتی خوشی کے حصول کو معاشرے پر

حاوی کر دیا ہے کہ بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال والدین کو ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اور وہ اسے اپنی زندگی کے خوشیوں میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ اور جہاں تک پاکستان کے معاشرے میں بچوں کے ساتھ برے سلوک کا تعلق ہے تو اس کی وجوہات مغرب کے معاشرے سے یکسر مختلف ہیں۔ پاکستان میں بچوں کے ساتھ بد سلوکی کے اکا دکا واقعات کی اہم وجہ بچوں کی تعلیم و تربیت سے متعلق افکار اور شعور کی کمی اور بچوں کے ساتھ سخت گیر رویے کے درست ہونے کا تصور ہے۔ مشکل مالی حالات، زندگی کے بے شمار مسائل سے دوچار ہونے اور نظام کی طرف سے کسی بھی قسم کی سپورٹ اور رہنمائی کے فقدان کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم معاشرے میں بچوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور ان کی دیکھ بھال پر توجہ دی جاتی ہے اور یہ سب اس وجہ سے ہے مسلم معاشرے اسلام کی دولت سے مالا مال ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لیس من امت من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا)) "وہ شخص میری امت میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت کو نہ جانے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے"۔

جہاں تک نظامِ حکومت اور سیاست دانوں کے طرزِ عمل کا تعلق ہے تو عام طور پر پاکستان کے عوامی نمائندوں پر اٹھنے والے ریاستی خرچ کی خبریں وقتاً فوقتاً میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں کہ کس طرح عوام کے خون کو نچوڑ کر جمع کیے جانے والے ظالمانہ ٹیکس کو بے دردی سے پاکستان کے امیر سیاست دانوں پر دونوں ہاتھوں سے لٹایا جاتا ہے۔ اور بعض لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ مغرب کے عوامی نمائندوں کی صورتِ حال ایسی نہیں۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ امریکی کانگریس بھی اسی طرح امیروں لوگوں کا ٹولہ ہے جیسا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ اور سینٹ کی صورتِ حال ہے۔ امریکہ کے آدھے سے زیادہ عوامی نمائندوں کی دولت ایک ملین ڈالر سے زیادہ ہے اور امریکی کانگریس کے دو سو ممبران ایسے ہیں جو multi millionaire ہیں۔

جبکہ پچھلے دو الیکشن کے دوران صرف 13 ایسے لوگ امریکی کانگریس کا حصہ بنے جن کا پس منظر ورکر کلاس سے تھا۔ ایک امریکی کانگریس مین کی سالانہ تنخواہ 174000 ہے۔ WeeklyStandard

امریکی کانگریس کے دو سو ممبران ایسے ہیں جو multi millionaire ہیں جبکہ پچھلے دو الیکشن کے دوران صرف 13 ایسے لوگ امریکی کانگریس کا حصہ بنے جن کا پس منظر ورکر کلاس سے تھا۔ ایک امریکی کانگریس مین کی سالانہ تنخواہ 174000 ہے

Magazine کی رپورٹ کے مطابق امریکی سینٹ کے سو ممبران نے پچھلے پندرہ سالوں کے دوران 5.25 ملین ڈالر بالوں کی کٹائی پر خرچ کیے۔ جبکہ ایک سال کے دوران ان کا ذاتی اور دفتری خرچہ 4005900 ڈالر تھا۔ یہ صورتِ حال بھی براہِ راست سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کے نفاذ کا نتیجہ ہے۔ جہاں یہ آئیڈیالوجی ایک شخص کو زندگی کا یہ مقصد دیتی ہے کہ وہ مال و دولت کو اکٹھا کرنے اور اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جئے، وہاں وہ ایسا حکومتی نظام بھی فراہم کرتی ہے کہ جس کے ذریعے مادہ پرست افراد اپنی دولت میں بے پناہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس آئیڈیالوجی سے پھوٹنے والا جمہوری نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ منتخب اراکین اپنے مفادات کے مطابق قوانین میں ردو بدل کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جیبیں بھر سکیں۔ جہاں جہاں جمہوریت موجود ہے وہاں وہاں اشرافیہ کے ایک مختصر ٹولے نے قوانین کو اس انداز سے ترتیب دیا ہے کہ جس کے ذریعے وہ ایسے اثاثوں کے مالک بن گئے جن سے بے پناہ دولت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ بجلی، تیل، گیس اور معدنیات کے ذخائر، بھاری صنعتیں اور اسلحہ سازی کی صنعتیں۔

جہاں تک مغرب کی کاروباری ایمانداری کا تعلق ہے، تو امریکہ سے جنم لینے والا 2008 کا مالیاتی بحران جس نے یورپ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا، اس بات کا ثبوت ہے کہ کس طرح سرمایہ دار کمپنیاں لوگوں کے اعتماد سے کھیلتی ہیں، انہیں اندھیرے میں رکھتی ہیں اور غلط معلومات فراہم کر کے ان سے پیسے بٹورتی ہیں۔ 2010 میں Goldman Sachs کمپنی نے اس چیز کو قبول کیا کہ وہ 550 ملین ڈالر جرمانے کے طور پر ادا کرے گی کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے انویسٹرز کو دھوکہ دیا ہے۔ پچھلے سال رائل بینک آف سکاٹ لینڈ نے 150 ملین ڈالر ادا کرنا قبول کیا، اس پر الزام تھا کہ 2007 میں اس نے 2.2 ارب ڈالر کے mortagage-backed bond کو فروخت کرنے کے لیے شارٹ کٹ کے طور پر ناجائز ذرائع استعمال کیے۔ بینک کے خلاف اس چیز کے متعلق بھی تحقیق ہو رہی ہے کہ اس نے جان بوجھ کر چلتے ہوئے کاروباروں کو دیوالیے سے دوچار کیا تاکہ ان کے اثاثوں

کوکوڑی کے داموں خرید سکے۔ اکتوبر 2013 میں ڈان نے گارڈین کے توسعت سے یورپ میں گوشت میں ملاوٹ کا سکینڈل رپورٹ کیا۔ ہر ہفتے 50 ملین یورپین پروسیس کردہ گوشت استعمال کرتے ہیں، جس کا جب DNA ٹیسٹ کیا گیا تو اس میں گھوڑے کے گوشت کی ملاوٹ پائی گئی۔ برطانیہ کی Sodexo، فرانس کی A la Table de Spanghero، ہالینڈ کی Wiljo Import en Export BV اور Vleesgroothandal Willy Selten BV کمپنی یہ مکروہ دھندا کر رہی تھیں۔ ان میں سے ایک کمپنی کے لیے کام کرنے والے ملازم نے گارڈین کو انٹرویو کے دوران بتایا کہ وہ سپلائی کے دوران پرانا ڈی فراسٹ ہوا بیف بھی مکس کرتے تھے اور بعض اوقات یہ گوشت اتنا پرانا ہوتا تھا کہ اس کی رنگت سبز ہو چکی ہوتی! دسمبر 2014 میں واشنگٹن پوسٹ نے ایک رپورٹ شائع کی کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح امریکی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے ٹیکس بچانے کے لیے اپنے قانونی ایڈریس کیمین جزیرہ، لکسمبرگ، برمودہ وغیرہ میں منتقل کر رکھے ہیں جہاں ٹیکس یا تو انتہائی کم ہے یا بالکل صفر ہے۔ اس کے لیے وہ کسی چھوٹی سے کمپنی کے ساتھ اپنا merger بناتی ہیں اور پھر اس کمپنی کے لیے ایسے ممالک کا پتہ رجسٹر کرواتی ہیں جہاں ٹیکس کی شرح بہت کم ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یوں یہ کمپنیاں 100 ارب ڈالر ٹیکس کی مد میں چوری کر رہی ہیں۔

جہاں سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی سے جنم لینے والی مادیت پرستی نے ایک عام انسان، حکومتی اشرافیہ وسیاستدانوں کی فطرت کو مسخ کیا ہے وہاں مغرب کا مذہبی طبقہ بھی اس کے زہریلے اثرات سے محفوظ نہیں۔ جنوری 2012 میں کیتھولک چرچ کا سکینڈل منظر عام پر آیا جسے Vatileak Scandal کا نام دیا گیا۔ پوپ بنی ڈکٹ کے بٹلر Paolo Gabriele نے ویٹیکن کی خفیہ دستاویزات لیک کیں جن میں وہ خطوط بھی شامل تھے جو پوپ بنی ڈکٹ اور ویٹیکن کے دیگر عہدیداروں کو ویٹیکن کے اندرونی معاملات کے متعلق مختلف لکھے گئے تھے۔ یہ دستاویزات ویٹیکن طاقت کی کشمکش، سازشوں، دھڑے بندیوں اور مالیاتی کرپشن کی منظر کشی کرتی ہیں۔ ان معلومات کو بنیاد بنا کر اٹلی کے صحافی Gianluigi Nuzzi نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام: His Holiness: The Secret Papers of Benedict XVI ہے۔ جس میں چرچ کی کرپشن کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ 24 اکتوبر 2013 کو رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ پوپ فرانسس نے جرمنی کے بشپ Monsignor Franz-Peter Tebartz-van Elst کو اس کے علاقے کی ذمہ داری سے ہٹا دیا کیونکہ اس نے چرچ کے فنڈ میں سے 31 ملین یورو محض اپنی رہائش گاہ کی تزئین وآرائش پر خرچ کیے تھے۔ جائزے کے مطابق گھر کے باتھ روم میں لگے ہوئے سٹینڈنگ باتھ کی مالیت 15000 یورو ہے، جو کہ پاکستانی روپے میں 17 لاکھ پچاسی ہزار روپے بنتی ہے۔ جبکہ گھر میں رکھی گئی کانفرنس ٹیبل 25000 یورو (29 لاکھ 75 ہزار روپے) کی ہے۔ اس شاہ خرچی کی بنا پر جرمنی کے بشپ کو میڈیا میں "luxury bishop" کا خطاب دیا گیا۔

اور وہ مغرب جو مسلم معاشروں پر عورتوں کے ساتھ بد سلوکی، تشدد اور عدم برداشت کا الزام لگاتا ہے اور اس بنیاد پر پوری دنیا میں واویلا مچاتا رہتا ہے، خود اس کے اپنے معاشرے کی صورتِ حال کیا ہے اس کا پول یورپی یونین کی بنیادی حقوق کی ایجنسی (FRA) کا سروے کھول کر بیان کرتا ہے۔ یہ سروے مارچ سے ستمبر 2012 کے دوران 28 یورپی ممالک میں کیا گیا اور اسے 2014 میں شائع کیا گیا، جس میں 42000 عورتوں کے انٹرویو لیے گئے، جن کی عمریں 18 سے 74 برس کے درمیان تھیں۔ سروے کے مطابق ہر دس میں سے ایک عورت کو 15 سال کی عمر کے بعد جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا، ہر بیس میں سے ایک عورت کی عزت مرد کے ہاتھوں تار تار ہوئی، اور ہر پانچ میں سے ایک عورت کو اپنے خاوند یا پارٹنر کے ہاتھوں جسمانی ظلم و تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق صرف 14 فیصد عورتیں ان زیادتیوں کے متعلق پولیس کو رپورٹ کرتی ہیں۔ یہ رپورٹ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ معاشرہ جو مرد و عورت کو برابر کے حقوق دینے کا دعویٰ کرتا ہے وہاں کی عورت کتنی مظلوم ہے۔

سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی یہ تصور دیتی ہے کہ انسان کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے آزاد چھوڑ دینا ہی خوشی اور اطمینان کی ضمانت ہے۔ پس ہر انسان کو عقیدہ، رائے کے اظہار، ملکیت اور ذاتی زندگی میں مکمل آزادی حاصل ہونی چاہئے اور اس پر کوئی قدغن یا روک ٹوک ہونا درست نہیں۔ خاص طور پر مذہب کی بنیاد پر ایسا کرنا تو دقیانوسیت اور پسماندگی ہے۔ لیکن یہ آئیڈیالوجی انسان کو خوشی اور اطمینان کی فراہمی میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔

بقیہ صفحہ 21 پر

خلافت علیٰ منہاج النبوہ کی واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے مغربی ریاستوں کے حالیہ منصوبے جس کی قیادت امریکہ کر رہا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرایہ میگزین کے لئے برصغیر ہند سے محمود صالح کی لکھی گئی تحریر

گزشتہ صدی کے آخری دہائیوں میں سوویت اتحاد کے سقوط اور وارسا پیکٹ کی تحلیل کے بعد سے مغربی ممالک نے جن کی نمائندگی نیٹو تنظیم کر رہی ہے، امریکی سربراہی میں اسلام کو اپنے اسٹریٹیجک دشمن کی نظر سے دیکھا۔ ان دنوں عالم اسلامی کے اندر اٹھنے والی بیداری نے مغربی دنیا کو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا کہ صرف اسلام ہی وہ واحد نظریہ حیات ہے جو مغربی تہذیب کے لئے ایک خطرے کے طور پر خم ٹھونک کے کھڑا ہے۔ یہ سوچ عالم اسلام پر جدید صلیبی حملوں کے آغاز سے بالکل صاف وشفاف انداز میں سامنے آئی۔ ان حملوں کی ابتدا میں انہوں نے اسلام کی اصل حقیقت کے بارے میں گمراہ کن فکری جنگ کا آغاز کیا اور اس کو دہشت گرد اور انتہا پسند مذہب کہنے لگے، جبکہ سیکولرازم کے مکروہ چہرے اور اس سے جنم لینے والی حریص اور لالچی سرمایہ داریت اور فرسودہ جمہوریت کو خوشنما بنا کر پیش کرنے لگے۔ آخر میں عسکری حملے شروع کئے اور عراق وافغانستان پر قبضہ کیا اور اب یہ عسکری حملے آج کل سرزمین شام میں جاری ہیں۔ ان حملوں کا مقصد اُس ریاستِ خلافت کا عسکری وفوجی مقابلہ کرنے کی تیاری ہے، جس کا قیام انشاء اللہ ملک شام میں عنقریب ہونے والا ہے۔

سوویت یونین کے سقوط سے پہلے عالمی صورتحال امور پر کنٹرول کی کشمکش وارسا پیکٹ (جس کی قیادت سوویت یونین کے ہاتھوں میں تھی) اور نیٹو (جس کی قیادت امریکہ کر رہا تھا) کے درمیان ہو رہی تھی۔ یہ عقیدے، سیاست اور اقتصاد کی کشمکش تھی مگر سوویت یونین کے خاتمے کے بعد جب سے عالمی امور کی باگ ڈور سرمایہ دارنہ نظام نے اپنے ہاتھوں میں لے لی، یہ کشمکش سرمایہ دارنہ ریاستوں کے درمیان شروع ہوئی اور یہ اقتصاد اور سیاست کی کشمکش ہے۔ مگر اس کشمکش کے باوجود مغرب اس پر متفق ہے کہ سیاسی اسلام (جس کا نمائندہ خلافت ہے) مغربی تہذیب کا نظریاتی دشمن ہے، اس لئے مغرب نے (جس کی قیادت امریکہ کر رہا ہے) پرانے منصوبوں کے ساتھ ساتھ اس کے لئے نئے منصوبے تشکیل دیے تاکہ خلافت کی فکر کا سامنا کیا جاسکے اور اس کی واپسی کو روکا جائے یا اس کے قیام کو مؤخر کیا جائے۔ پس مغرب جانتا ہے اور یہ کچھ ان کے امریکی آقاؤں بش اور اوبامانے کہا ہے کہ ایک دفعہ جب ریاست خلافت کا قیام عمل میں آئے گا تب خلافت کی فکر کا مقابلہ کرنے یا اس کا خاتمہ کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل چکا ہو گا۔ ان منصوبوں میں سے :

1- عالم اسلام کے اندر مغربی ایجنٹوں کی مسلسل پشت پناہی کرنا۔ یہ ایجنٹ سیاستدانوں، سیاسی تحریکات اور مغربی تہذیب سے مرعوب مرتد تعلیم یافتہ طبقہ یا اسلامی تہذیب سے ناآشنا جاہل لوگ ہوتے ہیں۔ عالم اسلام کے اندر موجود ایجنٹ حکومتوں کی تحفظ میں یہ بھی شامل ہے کہ خلافت کے داعیوں کو نشانہ بنایا جائے، ان کا پیچھا کیا جائے، قید میں ڈالا جائے، ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے، ان پر اور ان کی سرگرمیوں پر دباؤ ڈالا جائے۔ جہاں تک مغرب سے مرعوب تعلیم یافتہ لوگوں کا تعلق ہے تو باوجود اس کے کہ یہ دلیل سے عاری ہوتے ہیں اور اسلام کے ترقی یافتہ افکار کے سامنے شکست کھائے ہوئے ہیں، اس کے باوجود مغربی تہذیب کو رواج دینے اور اسلام کی شکل مسخ کرنے میں اپنی سرکشی سے باز نہیں آتے۔ دوسری طرف جبکہ امت میں فکری بیداری موجود ہے، چنانچہ ان مرعوب افراد کا دائرہ اب صرف حکومتی مشینریوں اور اس کے جاسوسی کے اداروں تک محدود ہو گیا ہے، اور ان کی دعوت صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔

2- مغرب اور مشرق میں اسلام کے خلاف اشتعال آمیز جنگ کا آغاز جسے "اسلاموفوبیا" کہتے ہیں۔ مغرب کو جب اندازہ ہوا کہ اس کی تہذیب اس

قابل نہیں کہ وہ تہذیبی وثقافتی کشمکش میں اسلامی تہذیب کے سامنے ٹھہر سکے تواس نے اسلام پر جھوٹ اور بہتان تراشی کا سہارا لیاتاکہ سرمایہ دارانہ نظام کے سبب مظلوم اور خستہ حال اقوام کو اسلام سے متنفر کردے ۔اس لئے اسلام کو رجعت پسندی اور پس ماندگی کا طعنہ دیا حالانکہ اسلام دین رحمت ہے جو ارحم الرحمین کا نازل کردہ ہے ۔اسی کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو بندوں کی غلامی سے (جن میں یہ حریص سرمایہ دار بھی ہیں) بندوں کے رب کی بندگی کی طرف نکال لاتے ہیں اور یہ تب ہی ہوتا ہے جب اللہ کی عادلانہ شریعت کا نفاذ ہوتا ہے۔ مغرب نے جہاد کی فکر کو بدنام کیا اور اس کو بربریت کہا حالانکہ یہی وہ بہادرانہ عمل ہے جو اقوام کے سامنے سے مادی روکاوٹوں کو ہٹادیتا ہے تاکہ ایک ایسی زندگی اختیار کرسکیں جو ان کی خوشی اور چین سکون کا باعث ہو اور یہ صرف اسلام کے ذریعے سے ہوگا۔ ماضی میں ان مختلف اقوام کے ساتھ اسلام کا یہی برتاؤ رہا جو برضا ورغبت اور اپنی ذاتی پسند کی بناپر اسلام میں داخل ہوئیں۔ اس طرح مغرب نے باقی اسلامی افکار پر بھی یلغار کی چنانچہ اسلام کے اندر عورت کی عصمت وعفت پر اعتراضات اٹھائے اور سرمایہ داریت کے اندر اس کی بدکاری کی تعریف کی۔

3- اسلامی ممالک کے اندر بہت سی ایسی حکومتوں کو ہدایات دینا جو اسلام کے دعویدار ہونے کے ساتھ اسلامی تحریکوں کی سرکوبی کرنی والی ہوتی ہیں اور بعض نے تو اعلان کردیا ہے کہ وہ اسلامی شریعت نافذ کرتی ہے، جیسے بنی سعود کی ریاست اور ایرانی فارسی جمہوریت ،بلکہ کچھ ایسی تنظیموں کو بھی سزائیں دیں جب ان کی طرف سے خلافت کا اعلان کیا گیا حالانکہ ان کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں، یہ سب کچھ اسلامی ریاست خلافت کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش میں۔

4- جب مغرب امت مسلمہ کی بیداری پر تسلط پانے میں ناکام ہوا جس کا آخری موسم عرب بہار تھا اور جب اپنے سیاسی اور ثقافتی ایجنٹوں کے سائے میں بھی وہ مسلم اقوام کی سرکوبی اور گمراہ کرنے میں بے بس ہوا تو اس نے اسلامی ممالک کو تقسیم کرنے کا سہارا لیا۔ اس طرح وہ عالم اسلام کا ایک نیا نقشہ ترتیب دینا چاہتا تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے لئے ریاست خلافت کے سائے تلے وحدت اختیار کرنے میں مشکلات درپیش ہونگی۔ یہ وہ ریاست ہوگی جو ایک نقطہ ارتکاز ہوگی اور جو باقی اسلامی ممالک کو ضم کرنے کے قابل ہوگی۔

5- عالم اسلام کے اندر سیکورٹی اداروں اور افواج کی طاقت کو پکڑدھکڑ اور ریاست خلافت کے قیام کی دعوت دینے والی ہر تحریک اور اس کے قیام کا سبب بننے والے ہر عمل کو کچلنے کے لئے استعمال کرنا۔ چنانچہ اب یورپین سیکورٹی مشینریوں اور امت کے سینوں پر براجماں مشینریوں کے درمیان سیکورٹی اور جاسوسی نظم ونسق کے حوالے سے یکجہتی قائم ہوچکی ہے۔ اور اب یہ واضح ہوچکا ہے کہ عالم اسلامی کی افواج مغرب کی لاٹھیاں بن چکی ہیں جس سے ہر اس شخص کو مار جاتا ہے جو یہ نعرہ لگاتا ہوا سڑک پر آئے کہ "امت پھر خلافت چاہتی ہے"۔

یہ وہ نمایاں منصوبے ہیں جن کو مغرب عالم اسلام کے اندر آزماتا رہتا ہے تاکہ وہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کا راستہ روک سکے۔ مزید وہ اپنی فوج ،سیکورٹی ،جاسوسی اور ٹیکنالوجیکل قوتوں پر اعتماد کرتا ہے کیونکہ اس کا اعتماد اب اپنے ان ایجنٹ حکمرانوں پر کمزور پڑ گیا ہے جو عثمانی ریاست کے سقوط کے بعد سے امت کی گردنوں پر مسلط ہوئے چلے آرہے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغرب ان وحشی منصوبوں پر اس لئے اعتماد کرتا ہے کہ وہ ثقافتی لحاظ سے افلاس کا شکار ہے اور اسلامی تہذیب کے مقابلے میں شکست کا سامنا کررہا ہے۔ بس اب خلافتِ راشدہ الثانیہ علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کی دیر ہے ،وہ مغربی تہذیب پر رحمت کی گولی فائر کرے گی۔ اس وقت کوئی انسانی مبداء اسلام کو چیلنج کرنے کے قابل نہیں ہوگی اور اسلامی ریاست کی شکل میں صرف اسلامی تہذیب باقی رہے گی جو دنیا پر راج کرے گی۔

وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا

"یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کب ہوگا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ممکن ہے کہ یہ نزدیک آگیا ہو"۔

وماعلینا الا البلاغ المبین

مودی کے ہندو بھارت کے خدوخال واضح ہونا شروع ہوگئے

مئی 2014 میں نریندر مودی کی ہندو قوم پرست جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے 1984 کے بعد سب سے بڑی انتخابی کامیابی حاصل کی۔ مودی مسلمانوں کے لئے ایک انتہائی متنازعہ شخصیت ہے کیونکہ بحیثیت وزیر اعلیٰ بھارت کے صوبہ گجرات، مسلمانوں نے اس کے تیرہ سالہ دور میں بدترین قتل عام کا مشاہدہ کیا ہے جس میں ہزاروں مسلمان شہید کردیے گئے تھے۔

مودی راشٹریہ سیونگ سنگھ (RSS) کا تاحیات رکن بھی ہے۔ راشٹریہ سیونگ سنگھ ہندو قوم پرستوں کی اصل جماعت ہے جو ایک عرصے سے ہندوستان میں رہنے والے غیر ہندوؤں کو اس بات پر مجبور کررہی ہے کہ وہ خود کو ہندو کہیں۔ راشٹریہ سیونگ سنگھ کی عسکری شاخ بجرنگ دل نے اس مہینے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اُترپردیش میں دوسو مسلمانوں کا مذہب تبدیل کروا کر انہیں ہندو بنادیا ہے۔ راشٹریہ سیونگ سنگھ کے بڑے لیڈروں نے اس عمل کی حمایت کی اور اس کو "گھر واپس آنے" کا عمل قرار دیا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لئے مختلف حربے استعمال کیے گئے جس میں مفت خوارک اور تعلیم کی سہولت سے لے کر تشدد کی دھمکیاں تک شامل ہیں۔

راشٹریہ سیونگ سنگھ، جس کے انیس اراکین مودی کابینہ میں شامل ہیں، اس بات کی بھی کوشش کررہی ہے کہ ہندوستان کی شمال مشرقی عیسائی اکثریت والے صوبوں کو ہندو اکثریتی آبادی والے صوبوں میں تبدیل کردیا جائے۔

حال ہی میں مودی کی کابینہ کے ایک سینئر رکن نے دعویٰ کیا کہ "یہاں دو طرح کے ہندوستانی ہیں: بھگوان راما کی اولاد (ہندو) اور حرامی (مسلمان اور عیسائی)"۔ اگرچہ بعد میں اس نے اپنے بیان سے انکار کردیا اور مودی نے اُسے اہم مسائل جیسے ترقیاتی عمل سے توجہ ہٹانے کا موجب قرار دیا۔ وزیر خارجہ ششما سوراج نے اونچی ذات کے ہندوؤں میں مقبول کتاب بھگوت گیتا کو "قومی تحریر" قرار دینے کی حمایت کی۔

وزیر داخلہ راج نتھ سنگھ نے دعویٰ کیا کہ فیزکس کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان وارنر ہیزن برگ نے اپنا مشہور "کلیہ غیر یقینیت" قدیم "ویداس" سے لیا ہے۔ مودی کی بھارتی جنتا پارٹی کے کئی رہنما اب تسلسل سے سائنس اور تاریخ کی کتابوں میں ہندو عقائد کے مطابق تبدیلیوں کا مطالبہ کررہے ہیں۔ کچھ رہنماؤں کے مطابق مقدس گائے سے نکلنے والی تمام چیزیں یعنی دودھ سے لے کر اس کے پیشاب تک، کرپشن اور پیٹ کی بیماری کا علاج ہیں۔

راشٹریہ سیونگ سنگھ وہ تنظیم ہے جو لوگوں کو ہندوازم سے ہندوتا کی جانب بدلنے پر ایمان رکھتی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہندوازم تصورات کو پیدا کرنے والا نظام ہے جو اپنی بنیادوں سے بالکل مکمل ہے، اور یہ کہ جدید دنیا کے تمام مسائل اور تاریخ کو ہندو بھگشوؤں نے دو ہزار سال قبل ہی دیکھ لیا تھا، یہ کہ تمام جدید سائنسی ایجادات ہندو تصور میں پہلے سے ہی موجود تھیں، یہ کہ ہندوستان میں رہنے والے تمام مذاہب کے ماننے والے "تہذیبی ہندو" ہیں، یہ کہ ہندوستان میں رہنے والی عظیم ہندو اکثریت کو اقلیتوں سے خطرہ ہے اور یہ کہ تمام ہندوؤں کو ہندو روایات کی ایک ہی توجیہ کو قبول کرنا چاہیے جس کو ایک مرکزی اتھارٹی کنٹرول کرے جو راشٹریہ سیونگ سنگھ خود ہوگی۔

یہ خیالات تو محض ابتداء ہے جس کا اظہار انتہائی امیر اور کرپٹ اشرافیہ نے کیا ہے۔ لوک سبھا کے 541 اراکین میں سے 442 کروڑپتی ہیں اور 237 کا تعلق بی۔جے۔پی سے ہے۔ اس کے علاوہ 541 اراکین میں سے 186 پر مختلف جرائم کے مقدمات قائم ہیں جس میں سے 122 سنگین نوعیت کے جرائم ہیں جس میں قتل، اقدام قتل، فرقہ وارانہ منافرت پھیلانا، اغوا، اور خواتین کے خلاف جرائم شامل ہیں۔

بھارت کی بغیر کسی تعطل کے جاری رہنے والی جمہوریت اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنے میں بُری طرح سے ناکام رہی ہے۔ پچھلے سال ہونے والے انتخابات کے بعد ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوگیا جس کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات میں 2012 کے مقابلے میں 30 فیصد تک اضافہ ہوا۔ مرکزی حکومت کی وزات داخلہ کے مطابق 2013 میں فرقہ وارانہ فسادات کے 823 واقعات ریکارڈ کیے گئے جس میں 133 لوگ ہلاک اور 2000 زخمی ہوئے۔ ان فرقہ ورانہ فسادات میں سب سے ہولناک واقعہ ستمبر 2013 میں اترپردیش کے ضلع مظفر نگر میں پیش آیا جس میں 60 لوگ ہلاک ہوگئے تھے۔ اقلیتوں کے خلاف ہونے والے یہ واقعات جمہوری نظام کی بنیادوں میں موجود خرابیوں کا شاخسانہ ہے۔ یہ نظام اس تصور پر قائم ہے کہ لوگوں سے زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ اٹھایا جائے۔ اکثریتی علاقے اور اکثریتی آبادی کو حکمرانوں کی جانب سے خصوصی توجہ اور مراعات ملتی ہیں اور ہر چار پانچ سال بعد ہونے والے انتخابات اسی نظام کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ اکثریتی گروہ کا خیال رکھا جاتا ہے جبکہ اقلیتوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کیونکہ اکثریتی ووٹ ہی ایک امیدوار کو جتواتے ہیں لہٰذا جیتنے والا اپنی توجہ اکثریتی علاقوں اور اکثریتی عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتا ہے۔

درحقیقت ناانصافی اور ظلم کی یہ صورتحال صرف اقلیتوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام اور جمہوریت کی بدولت یہ معاملہ پورے معاشرے میں پھیل جاتا ہے۔ اگرچہ اقلیتیں جس ظلم و جبر کے نظام کا شکار ہوتی ہیں، اسے مغربی میڈیا اور انسانی حقوق کی تنظیمیں سامنے لاتی ہیں لیکن اسلامی سوچ اور اسلام کو اقلیتوں کے خلاف روا رکھے جانے والے سلوک کا ذمہ دار ٹھہراتی ہیں۔ اسلام کو برا بھلا کہنے کے اس عمل میں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ پاکستان میں نافذ ہونے والا نظام کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ سیکولر سرمایہ دارانہ نظام اور اس کی اقدار، آزادیوں کے تصورات اور معاشرتی ناانصافیاں ہیں جو صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں چاہے اقلیت ہو یا اکثریت کسی کے بھی حقوق کے تحفظ میں ناکام ہو گیا ہے۔

اسلامی کا نظام خلافت ان تمام خرابیوں سے مبرّا ہے کیونکہ یہ نظام اللہ کی جانب سے ایک خاص طرز کی وحدت پر مبنی ہے۔ یہ نظام وفاقی ہے نہ جمہوری نا بادشاہی اور نا ہی آمرانہ ہے۔ اس کی کسی بھی انسانی نظام سے کوئی مماثلت نہیں ہے۔ اسلامی ریاست اپنے سائے تلے رہنے والوں کو اسی ریاست کا شہری سمجھتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ ہر ایک کے حقوق کی اسلام نے ضمانت فراہم کی ہے۔ نسلی اقلیت کا کوئی تصور نہیں ہوتا کیونکہ لوگوں میں رنگ، نسل، زبان یا مذہب کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا۔ جب تک خلیفہ اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرتا رہتا ہے تو اسے اس بات کا کوئی خوف نہیں ہوتا کہ کوئی اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر کے اسے اقتدار سے ہٹا دے گا۔ قانون بنانے کا اختیار صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ہے۔ خلیفہ یا مجلس امت کے اراکین کے پاس قانون سازی کا کوئی اختیار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں،

إن الحكم إلا لله

"حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے"(یوسف:40)

کیونکہ اسلام کے نظام میں انسان قانون سازی نہیں کرتا لہٰذا خلیفہ یا اراکین کی اکثریت کسی بھی شہری کے حقوق کو ختم کر سکتے ہیں اور نا ہی منجمد کر سکتے ہیں چاہے اس کا تعلق کسی بھی سیاسی گروہ، نسل، مذہب یا جنس سے ہو۔ لہٰذا غیر مسلم کے حقوق جو اللہ نے بتا دیے وہ پتھر پر لکیر ہیں جس کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ صرف اسی وجہ سے خلافت کے عیسائی شہریوں نے شام پر صلیبی حملہ آروں کے خلاف مسلمانوں کا ساتھ دیا کیونکہ وہ مسلمانوں کی حکمرانی تلے مطمئن تھے۔ عثمانی خلافت میں یہودیوں کو خصوصی تحفظ حاصل تھا اور وہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارتے تھے جیسا کہ عیسائی کرتے تھے۔ یتزاک صرفتی جو جرمنی میں پیدا ہوا اور عیڈرائن کا چیف ربی بنا، اس نے ایک خط لکھا اور یورپ کے یہود کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ عثمانی خلافت میں رہائش اختیار کریں۔ وہ لکھتا ہے کہ "کیا تمھارے لئے یہ بہتر نہیں کہ تم عیسائیوں کی بجائے مسلمانوں کے زیر سایہ رہو؟"۔ سلطان بہزاد نے کیتھولک اسپین اور پرتگال سے نکالے گئے یہودیوں کو ریاست میں آنے کی خصوصی دعوت دی جس کے بعد یہودیوں نے بڑی تعداد میں ہجرت کی۔ مائیکل والزر (ہارورڈ کے مشہور سیاسی فلاسفر) کے مطابق، "عثمانی خلافت کا سرکاری مذہب اسلام تھا لیکن تین دیگر مذہبی گروہوں، یونانی آرتھوڈوکس، آرمینین آرتھوڈوکس اور یہودیوں کو بھی اپنی آزاد تنظیمیں بنانے کی اجازت تھی۔ یہ تین گروہ آپس میں برابر تھے اس بات سے قطع نظر کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ ان پر بھی لباس، مذہب کی تبدیلی اور شادی بیاہ کے حوالے سے وہی پابندیاں تھیں جو مسلمانوں کے لئے تھیں اور ان کو بھی اپنے لوگوں پر وہی قانونی اختیار حاصل تھا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس کسی نے ذمی (غیر مسلم شہری) پر ظلم کیا، اس کے حق کو چھینا یا اس سے اس کی صلاحیت سے زیادہ کام لیا یا اس سے کوئی چیز غلط نیت سے لی، تو میں قیامت کے دن اس کی جانب سے سوال کروں گا"۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک بوڑھے ذمی کو لوگوں سے بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ، "تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ بوڑھے آدمی نے کہا "میرے پاس مال نہیں ہے اور مجھ سے جزیہ لیا جاتا ہے"، عمر رضی اللہ نے فرمایا، "ہم نے تمھارے ساتھ صحیح سلوک نہیں کیا، جب تم جوان تھے تو ہم تم سے جزیہ لیتے رہے اور اب جب تم بوڑھے ہو گئے ہو تو ہم نے تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے"۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا اور بوڑھے ذمیوں سے جزیہ لینے سے روک دیا۔

لہٰذا خلافت راشدہ ہی مذہبی اور نسلی اقلیتوں کی جان، مال اور عزتوں کا تحفظ کر سکتی، معاشرے میں اتحاد و اتفاق پیدا کر سکتی ہے جیسا کہ خلافت نے اس سے قبل تیرہ سو سال تک کر کے دکھایا تھا۔ بخارا خلافت کے مرکز بغداد سے ہزاروں میل دور تھا اس نے اسلام کے زیر سایہ اتنی ہی ترقی کی جتنی کہ دارالخلافہ بغداد نے کی۔

"اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں خواہ وہ اُن میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی یا کفار ہوں، اگر مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو"(المائدہ:57).

نیشنل ایکشن پلان کا مقصد پاکستان میں امریکی راج کو مستحکم کرنا ہے

پاکستانی حکومت مسلمانوں کے بچاؤ اور تحفظ کی ذمہ داری کو ادا کرنے میں سنگین کوتاہی کا مظاہرہ کئے جا رہی ہے کیونکہ اُس نے ملک بھر میں ہونے والے وحشیانہ حملوں کی بنیادی وجہ پر اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ یہ بنیادی وجہ ملک کے طول و عرض میں پھیلا ہوا امریکی انٹیلی جنس اور نجی فوجی تنظیموں کا جال ہے۔ یہ "ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک" ہی ہے جو ان حملوں کے لئے انٹیلی جنس معلومات اکٹھا کرتا ہے، حملوں کی منصوبہ بندی کرتا ہے، بھٹکے ہوئے اور ناسمجھ لوگوں کی ٹریننگ کرتا ہے، انہیں مالی و مادی وسائل فراہم کرتا ہے، تب ہی یہ لوگ اس قابل ہو پاتے ہیں کہ وہ ملک کے حساس ترین اور محفوظ علاقوں میں بھی اتنی منظم کاروائیاں کر سکیں۔ لیکن کئی قراردادوں کہ جنہیں مجموعی طور پر "قومی ایکشن پلان" کا نام دیا جا رہا ہے، میں ایک بھی ایسے قدم کا ذکر نہیں کہ جس کے نتیجے میں ہماری سرزمین سے خطرناک امریکی وجود کا خاتمہ ہو سکے، چنانچہ نہ تو قاتلوں کو تربیت فراہم کرنے والے امریکی ایجنٹوں اور جاسوسوں کو گرفتار کیا گیا، نہ ان پر مقدمات چلائے گئے اور نہ ہی امریکی ایجنٹوں کو فراہم کردہ محفوظ پناگاہوں کو ختم کیا گیا جو پاکستان کے شہری علاقوں حتیٰ کہ فوجی علاقوں میں بھی موجود ہیں اور نہ ہی امریکہ کے ان فوجی قلعوں کو بند کیا گیا کہ جو سفارت خانوں اور قونصل خانوں کے نام پر پاکستان میں قائم ہیں۔ یوں موجودہ حکمرانوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کے ساتھ ذرّہ برابر بھی مخلص نہیں ،جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا ہے : **مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ** "ہر وہ شخص جسے اللہ نے لوگوں کے امور پر نگہبان بنایا ہو اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ مخلص نہ تھا تو اللہ اس کے لئے جنت کو حرام کر دے گا" (مسلم)۔

پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں نے صرف مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ اس سے بڑھ کر وہ مسلمانوں، ان کی سرزمین، ان کی افواج اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق، جو دین نے انہیں عطا کیے ہیں، کے خلاف کھلی غداری کر رہے ہیں اور افغانستان پر امریکی قبضے اور پاکستان میں امریکہ کی خطرناک موجودگی کے خلاف جاری مزاحمت کو کچلنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جہاں تک مسلمانوں کی سرزمین کی حرمت کے خلاف غداری کا تعلق ہے تو حکومت "دہشت گردی" کی روک تھام کے نام پر دراصل اس جہاد کو روک رہی ہے جو افغانستان میں قابض امریکی افواج کے خلاف جاری ہے۔ اس سے پہلے حکومت یہ دعویٰ کرتی تھی کہ وہ قابض امریکی افواج کو نشانہ بنانے والوں اور پاکستان کے اندر کاروائیاں کرنے والوں کے درمیان فرق کرتی ہے، لیکن اب حکومت نے تمام کو ایک قرار دے کر ان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے اور بچوں کو مارنے والے گھٹیا قاتل اور مغربی صلیبیوں کے خلاف اللہ کی راہ میں لڑنے والے اعلیٰ مجاہد کے درمیان تفریق کو ختم کر دیا ہے۔ 17 دسمبر 2014ء کو وزیر اعظم نواز شریف نے اعلان کیا کہ "اب اچھے اور بُرے طالبان میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ قوم آخری دہشت گرد کے خاتمے تک اس جنگ کو پورے عزم کے ساتھ جاری رکھے گی"۔ باوجود یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاد کے فرض سے دستبرداری کی سختی سے مذمت کی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ** "اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو، تو بوجھل ہو کر زمین سے چمٹتے ہو، کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہو، آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی تو بہت ہی معمولی ہے "(التوبۃ: 38)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِالْعَذَابِ** "کوئی قوم نہیں جو جہاد سے دستبردار ہو جائے، ماسوائے یہ کہ اللہ اسے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے" (طبرانی)۔

جہاں تک مسلمانوں کی افواج کے خلاف غداری کا تعلق ہے تو نہ صرف یہ کہ حکومت ہماری افواج کو اس فرض سے روکے ہوئے ہے کہ وہ افغانستان پر مغرب کے قبضے کو ختم کرنے کے لیے جہاد کریں بلکہ اس کے برعکس حکومت افواج کو حکم دے رہی ہے کہ وہ افغانستان پر قابض دشمن افواج کی مدد کے طور پر "اتحاد" اور "سٹریٹیجک تعاون" کے نام پر قبائلی علاقوں میں آپریشن کریں۔ 23 دسمبر 2014 کو آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے افغان نیشنل آرمی اور افغانستان میں "ایساف" کے سربراہان سے ملاقات کی اور اس عزم کو دہرایا کہ وہ مشترکہ آپریشنز کے ذریعے تمام قبائلی جنگجوؤں کو ختم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس ملاقات کے متعلق افواجِ پاکستان کے شعبہ تعلقات عامہ نے یہ بیان جاری کیا کہ "دونوں لیڈران (افغان نیشنل آرمی اور ایساف کے سربراہان) نے یقین دلایا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اور افغان سرزمین سے دہشت گردوں کے خاتمے میں (پاکستان کے ساتھ) بھرپور تعاون کریں گے"۔ اور دوسری طرف امریکہ کی طرف سے فراہم کیے جانے والے "کولیشن سپورٹ فنڈ" کے لیے اس

شرط کا اعلان کیا گیا کہ فنڈ کو جاری کرنے سے قبل صلیبی کافر اس بات کی تصدیق کریں گے کہ پاکستان کی طرف سے سرانجام دیے جانے والے فوجی آپریشن کتنے مؤثر رہے اور ان آپریشنوں میں کتنے مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ یوں حکومت اس بات پر کاربند ہے کہ ہماری افواج کو امریکہ کی ناکام ہوتی صلیبی جنگ کا ایندھن بنایا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرمارہا ہے: **إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ** "اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے گٹھ جوڑ کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کی وجہ سے تم سے جنگ کی ہے اور تمہیں تمہاری سرزمین سے نکالا ہے اور نکالنے والوں کی مدد کی ہے، تو جو لوگ ایسے کفار سے گٹھ جوڑ کریں وہ قطعی طور پر ظالم ہیں"(الممتحنہ:9)۔

جہاں تک مسلمانوں کے حق سے غداری کا تعلق ہے جو اسلام انہیں حکمرانوں کے احتساب کے حوالے سے دیتا ہے، تو حکومت "دہشت گردی کے ہمدردوں" کو روکنے کے نام پر ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے کہ جن کے ذریعے مسلمانوں کی زبانوں کو خاموش کر دیا جائے۔ پس کوئی بھی مسلمان جو امریکی راج کے خلاف آواز بلند کرتا ہے یا لوگوں کو اسلام کے کامل نفاذ کی دعوت دیتا ہے یا کفار کی قابض افواج کے خلاف جہاد کی مدح و تعریف کرتا ہے تو اب اس کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا اور اس پر میڈیا کے دروازے بند کیے جائیں گے۔ 21 ستمبر 2014ء کو وزیر داخلہ چوہدری نثار نے اعلان کیا کہ "کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ میڈیا کے ذریعے 'دہشت گردوں' کی تعریف کرے"۔ یوں افراتفری اور ظلم کے اندھیرے میں حکومت دراصل ان لوگوں کے منہ بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت کے مینار ہیں۔ اور یہ سب کچھ کیا جارہا ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور اس فرض سے کوتاہی پر سخت وعید سنائی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَيَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ** "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، تم ضرور ظالم کے ہاتھ کو پکڑو اور اسے حق کی طرف موڑو اور اسے حق پر قائم رکھو ورنہ اللہ تمہارے قلوب کو آپس میں ٹکرائے گا اور تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے بنی اسرائیل پر کی"(طبرانی)۔

اے پاکستان کے مسلمانو! قومی 'عملی' منصوبہ (نیشنل ایکشن پلان) دراصل آپ کے دشمنوں کے خلاف "بے عملی" دکھانے کا منصوبہ ہے۔ اور اس سے زیادہ سنگین بات یہ ہے کہ یہ منصوبہ آپ کے دشمنوں کو موقع فراہم کرے گا کہ وہ آپ کے سروں پر امریکی راج کو مزید مستحکم کریں۔ یہ حکومت امریکہ کی تابعداری میں کوشش کر رہی ہے کہ آپ کے اندر موجود اسلام کی خواہش کو دبا دیا جائے، آپ کے اندر خوف پھیلایا جائے اور پاکستان میں خلافت کے قیام کی جانب آپ کے بڑھتے قدموں کو روک دیا جائے۔ اس صورتِ حال میں آپ پر لازم ہے کہ آپ خلافت کے قیام کو اپنا نصب العین بنالیں اور اپنے قول و فعل کے ذریعے اس بات کا بھرپور اظہار کر دیں کہ آپ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: **إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ** "اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر اللہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے علاوہ کون ہے جو تمہاری مدد کرے اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے"(آل عمران:160)۔

اے افواج پاکستان کے افسران! اے خالد بن ولید کے بہادر بیٹو! آپ کی ذمہ داری یہ نہیں کہ آپ سیاسی و فوجی قیادت میں موجود اُن غداروں کی حفاظت کریں جنہوں نے پاکستان میں امریکی راج کو مضبوط بنانے کے لیے مغربی استعماری طاقتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ بنا رکھا ہے۔ بلکہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ اسلام اور مسلم علاقوں کی حفاظت کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسلام کے سوا کسی اور چیز کو حکمرانی و بالادستی حاصل نہ ہو۔ آج جبکہ دنیا میں کہیں خلافت موجود نہیں ہے کہ جس کے ذریعے امریکہ کے وحشیانہ جرائم کو روکا جاسکے اور مسلمانوں کو ایک طاقتور ریاست تلے جمع کیا جائے، ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ حزب التحریر کو نُصرہ فراہم کریں تاکہ ریاستِ خلافت کے قیام کے ذریعے ہم پر صرف اسلام کی حکمرانی قائم ہو جو ہمارے دشمنوں کے خلاف جہاد میں آپ کی قیادت کرے گی اور اللہ کی راہ میں فتح یا شہادت ہی حقیقی کامیابی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ** "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ پس وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اور اللہ کی راہ میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں"(التوبۃ:111)

حزب التحریر

ولایہ پاکستان

10 ربیع الاول 1436 ہجری

جنوری 2015ء

شہریوں کی ہلاکتوں میں اضافے کا براہ راست غیر ملکی قبضہ اور استعماریت ہے

افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کا مشن UNAMA نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران عام شہریوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہوا، بالخصوص 2014 میں گزشتہ سالوں کی بنسبت یہ تعداد 19 فیصد کی شرح سے بڑھی۔ اقوام متحدہ کا مشن برائے افغانستان کی طرف سے 2009 سے تاحال 17252 افغانیوں کے قتل اور 29536 کے زخمی ہونے کو ریکارڈ کیا گیا ہے جبکہ دوسری طرف اس رپورٹ میں یہ ذکر بھی کیا گیا کہ ان نقصانات اور ہلاکتوں میں سے 75 فیصد کے ذمہ دار طالبان ہیں کیونکہ اس علیحدگی پسند گروہ نے ہی بین الاقوامی اور افغان فوجیوں پر شدید حملے کئے۔

حقیقت میں ان تمام انسانی نقصانات کا اصل سبب افغانستان میں امریکہ اور ناٹو کی جنگی مشینری کی موجودگی ہے۔ یہ مشینری مظلوم افغانی قوم کے خلاف مختلف فورسز کے ذریعے جنگ جاری رکھے ہوئے ہے جیسا کہ سپیشل امریکن اینڈ افغان فورسز، باہمی سیکورٹی معاہدوں کے امن فورسز، بلیک واٹر، مائیکل نیٹ ورک، علاقائی پولیس اور قومی انقلابی فورسز، اس کے ساتھ جنگی طیاروں سے بمباری اور ڈرون حملے شامل ہیں۔

افغانستان کی صلیبی جنگ تیرہ سال کا عرصہ پورا کر چکی ہے مگر بالآخر امریکہ اور ناٹو کو شرمناک اور ذلت آمیز فوجی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لہذا بھاری نقصانات اور بڑے خساروں کے بغیر کم قیمت کے ساتھ جنگ کی قیادت کرنے کے لئے امریکہ اور ناٹو نے افغانستان میں اپنی افواج میں کمی کر کے جنگ کو مقامی اور افغان باشندوں کے مابین جنگ کی سطح پر لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنگ کو جاری رکھنے کے لئے اُنہوں نے افغان فورسز کے لئے میدان جنگ چھوڑ دیا۔ مزید برآں، کابل اور واشنگٹن کے درمیان باہمی سیکورٹی معاہدے (BSA) کے مطابق امریکی اور ناٹو فورسز رہنمائی کا کردار ادا کریں گے اور اپنے اڈوں میں تعینات رہیں گی۔

بہر حال، افغانستان کی عسکری و سیاسی قیادت کے لئے ضروری ہے کہ وہ قابض مغربی استعماریوں کے آلہ کاروں اور مزدوروں کا کردار ادا نہ کریں اور اپنے بھائیوں کے قتل سے اپنا ہاتھ روکیں۔ کیونکہ اسلام دشمن اور استعماری اہداف کے حصول کے لئے مغرب مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کروانا چاہتا ہے۔ بحران کی اس کیفیت کو جڑوں سے تبدیل کرنے اور اس المناک صورتحال سے نکلنے کا ایک ہی حل ہے کہ نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کو قائم کیا جائے اور دشمنوں کے خلاف قوت ایک کی جائے۔

حزب التحریر کا مرکزی میڈیا آفس

ولایہ افغانستان

بقیہ صفحہ 14 سے

اس کا اندازہ ان اعداد و شمار سے ہوتا ہے جو مغرب کے صحت کے ادارے اپنے معاشرے میں ڈپریشن Depression کے لیے استعمال ہونے والی ادویات کے متعلق فراہم کرتے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت ادویات کے استعمال کے لحاظ سے امراض قلب کی دوائیں سر فہرست ہیں۔ اس کے بعد دوسرا نمبر ڈپریشن کے لیے استعمال ہونے والی ادویات کا ہے۔ اور ایک اندازے کے مطابق 2020 تک ڈپرشن کے لیے استعمال ہونے والی ادویات پہلے نمبر پر آجائیں گی۔

قارئین یہ ہے مغرب کے معاشرے کا اصل چہرہ جسے ہم سے اوجھل رکھا جاتا ہے۔ اور ہمارے سیاست دان، حکمران اور لبرل طبقہ رٹو طوطے کی طرح دن رات مغرب کے گن گاتے رہتے ہیں تاکہ ہم نہ صرف یہ کہ مغرب کی سیاسی بالادستی کو قبول کر لیں بلکہ مغرب کی اس ذلت آمیز غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے پر فخر محسوس کریں۔

آج مغرب سمیت پوری دنیا کو اسلام کی آئیڈیالوجی اور اس سے پھوٹنے والے نظام خلافت کی ضرورت ہے۔ وہ ریاستِ خلافت جس نے ماضی میں نہ صرف انسانیت کو اعلیٰ اقدار اور تہذیب واخلاق سے بہرہ ور کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس نے طب سے لے کر انجینئرنگ تک اور ریاضی سے لے کر فلکیات تک مادی علوم وفنون کے میدانوں میں حیران کن ترقی کی۔ آج بھی خلافت ہی ہی مغرب کی پست اور ناقص تہذیب کا متبادل فراہم کر سکتی ہے

راحیل-نواز حکومت اور میڈیا میں ان کے ایجنٹ حزب التحریر کے خلاف مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں

حزب التحریر ولایہ پاکستان راحیل-نواز حکومت کی جانب سے حزب التحریر پر لگائے جانے والے الزامات اور خصوصاً 16 جنوری 2016 کو "دی نیوز" اور "جنگ" میں عامر میر کی رپورٹ "حزب التحریر کے داعش کے ساتھ تعلقات کی چھان بین" میں لگائے گئے الزامات کو مسترد کرتی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان جو دراصل امریکی ایکشن پلان ہے اور اس کا مقصد خطے میں امریکی مفادات کے حصول کو یقینی بنانا ہے۔اس پلان کے تحت راحیل-نواز حکومت نے حزب التحریر کو نشانہ بنانے کے عمل میں اضافہ کر دیا ہے۔ پچھلے حکمرانوں کی طرح، حزب التحریر کی سیاسی و فکری اسلامی تحریک کا جواب موجودہ راحیل-نواز حکومت بھی حزب التحریر کو کالعدم قرار دے کر، طاقت یعنی گرفتاریاں، تشدد اور جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے ہی دے رہی ہے۔اس حکومت کی جانب سے حزب التحریر کے خلاف تازہ ترین جھوٹے الزامات کوئی نئے الزامات نہیں ہیں بلکہ پرانے الزامات جیسا کہ حزب التحریر کے عسکریت پسندوں سے تعلقات ہیں، اس کا ہیڈ کوارٹر برطانیہ میں ہے، باہر سے فنڈز لیتی ہے، سیکوریٹی خطرہ ہے وغیرہ وغیرہ کو ہی دوبارہ دہرایا گیا ہے۔ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ان الزامات کا جواب دینے سے سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں پر اور نہ ہی میڈیا میں موجود ان کے ایجنٹوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ وہ سیاسی و اخلاقی طور پر بانجھ ہیں۔ان کے لئے صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کافی ہیں۔ان جھوٹے الزامات کا یہ جواب ہم ان کے لئے قطعاً نہیں دے رہے۔ ہمارا یہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے جو پاکستانی معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اور حزب التحریر کو جانتے ہیں کیونکہ وہ ان الزامات کے جھوٹا ہونے کے متعلق پہلے سے ہی اچھی طرح واقف ہیں۔ ہم یہ جواب صرف ان مخلص مسلمانوں کے لئے جاری کر رہے ہیں جو میڈیا، سیاست دانوں اور افواج میں موجود ہیں اور جن کے اذہان میں شاید کچھ سوالات ہوں یا وہ اس جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے تذبذب کا شکار ہوں۔اور ہم یہ جواب اس لئے بھی دے رہے ہیں کہ وہ لوگ جو یہ جھوٹ گھڑ اور پھیلا رہے ہیں شاید انہیں اللہ کا خوف آجائے اور وہ اپنے عمل پر اللہ سے معافی مانگ لیں۔اس سلسلے میں حزب التحریر کے موقف کی وضاحت درج ذیل ہے:

1۔ حزب التحریر ایک مکمل آزاد جماعت ہے جو خلافت راشدہ کے قیام اور اسلام کے نفاذ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر اپنے قیام کے دن سے لے کر آج تک سختی سے کاربند ہے۔ حزب التحریر کا طریقہ صرف اور صرف سیاسی و فکری جدوجہد ہے۔ مختلف مسلم ممالک میں جابر حکمرانوں کی جانب سے اس کے خلاف کیے جانے والے بدترین ظلم و ستم کے باوجود حزب التحریر نے کبھی بھی اس طریقہ کار سے روگردانی نہیں کی ہے۔اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تشدد اور غیر قانونی طاقت کے استعمال کا راستہ اختیار کرنا راحیل-نواز حکومت کا طرز عمل ہے نا کہ حزب التحریر کا۔

2۔ حزب التحریر کی قیادت برطانیہ میں مقیم نہیں ہے۔اس کی قیادت انتہائی مشہور و معروف فقیہی اور رہنما شیخ عطا ابن خلیل الرشتہ کے زیر سایہ مسلم دنیا میں مقیم ہے۔اس کے علاوہ حزب التحریر کی مقامی قیادت بھی پاکستان میں ہی مقیم ہے جس میں پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان نوید بٹ بھی شامل ہیں جنہیں حکومتی ایجنسیوں نے 11 مئی 2012 سے اغوا کر کے اپنی قید میں رکھا ہوا ہے۔ مزید یہ کہ حزب التحریر اپنی جماعت سے باہر کسی سے مالی وسائل وصول نہیں کرتی چاہے وہ ملکی ہوں یا غیر ملکی۔

3۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ حزب التحریر پر غیر ملکی فنڈنگ کا الزام وہ لوگ لگا رہے جن کا غیر ملکی طاقتوں سے تعلق اور ان سے فنڈنگ لینا ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے۔لوگ جانتے ہیں کہ حزب التحریر برطانیہ اور اس کی استعماری پالیسیوں کو برطانیہ اور پاکستان دونوں جگہ چیلنج کرتی ہے۔ لوگ یہ بھی جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ راحیل-نواز حکومت اور اس کے سربراہان ہیں جو

اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور فخریہ ان سے میڈل اور گارڈ آف آنر وصول کرتے ہیں۔

4۔ حزب التحریر کا داعش، القاعدہ یا کسی بھی دوسرے گروہ سے، چاہے وہ عسکریت پسند ہیں یا نہیں، کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ داعش کے ساتھ تعلق ثابت کرنے کی کوشش تو انتہائی مضحکہ خیز اور احمقانہ ہے کیونکہ حزب التحریر نے داعش کی جانب سے اسلامی ریاست کے قیام کو کھلم کھلا مسترد کیا ہے اور ان کی زیادتیوں پر ان کا بھرپور احتساب بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ چند ماہ قبل شام میں حزب التحریر کے سینئر رہنما مصطفٰی خیالی داعش کی قید میں تشدد کا شکار ہوئے اور ان کے ہاتھوں قتل کر دیے گئے۔ کیا راحیل-نواز حکومت نے حزب التحریر کا داعش کے ساتھ کوئی تعلق خواب میں دیکھ لیا ہے؟

5۔ راحیل-نواز حکومت کی جانب سے حزب التحریر کو نشانہ بنانے کی وجہ "سیکورٹی مشکلات" نہیں ہیں بلکہ حزب التحریر کا اس حکومت کی امریکہ و مغربی طاقتوں کے سامنے غلامی اور اسلام اور امت کے خلاف غداریوں کو بے نقاب کرنا ہے۔ یہ حکومت امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں افواج پاکستان کو استعمال کر کے پاکستان کو تباہ کر رہی ہے۔ اس حکومت نے امریکہ کو اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنے سفارت خانے اور قونصل خانوں کو پاکستان میں اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے استعمال کرے۔ اس حکومت نے ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک کو پاکستان میں کام کرنے، قبائلی علاقوں میں موجود گروہوں میں سرائیت کرنے اور پاکستان بھر میں بم دھماکے اور حملے کروانے اور ان کی منصوبہ بندی کرنے کی آزادی فراہم کر رکھی ہے۔

ان تمام غداریوں کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم پشاور اسکول جیسے

> **راحیل-نواز حکومت کی جانب سے حزب التحریر کو نشانہ بنانے کی وجہ "سیکورٹی مشکلات" نہیں ہیں بلکہ حزب التحریر کا اس حکومت کی امریکہ و مغربی طاقتوں کے سامنے غلامی اور اسلام اور امت کے خلاف غداریوں کو بے نقاب کرنا ہے۔**

سانحات کا سامنا کر رہے ہیں جہاں ہمارے معصوم بچوں کو اس طرح قتل کر دیا جاتا ہے کہ ان کو بیان کرنے کے لئے الفاظ دستیاب نہیں۔ یہ حزب التحریر ہے جو ان تمام غداریوں کو بے نقاب کرتی ہے اور نتیجتاً سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتی ہے۔

6۔ حزب التحریر راحیل-نواز حکومت کی ان گھٹیا حرکتوں اور الزامات سے نہ تو گھبرانے والی ہے اور نہ ہی خلافت کے قیام کی جدوجہد سے دستبردار ہونے والی ہے۔ ہمارا کام اللہ کی مدد و نصرت سے جاری و ساری ہے اور دن بدن اس میں تیزی آتی جا رہی ہے اور ہم صرف اسی کی رضا چاہتے ہیں۔ خلافت کا قیام صرف حزب التحریر کا ہدف اور خواہش نہیں اور یہ قائم ہو کر رہے گی چاہے امریکہ، یورپ اور پاکستان میں اس کے ایجنٹ اس کو روکنے کے لئے دنیا بھر میں کتنی ہی سازشیں کیوں نہ کر لیں کیونکہ پاکستان اور پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کا یہ مشترکہ ہدف اور خواہش ہے اور اس کا قیام اللہ کی جانب سے امت پر فرض ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ اللہ کا وعدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ پہلے ہی امت کو اس کی واپسی کی خوشخبری سنا چکے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ بہت ہی بد قسمت ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کام کو روک سکتے ہیں جس کو پورا کرنے کا وعدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کی پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کر چکے ہیں۔

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (•) وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ (•)

"پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہی کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔ اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں" (القصص: 6-5)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

خلافت ہندو جارحیت کا خاتمہ کرے گی

حکومتِ پاکستان بھارت پہ جارحیت کا الزام لگاتی ہے اور ساتھ ہی دوستی کا ہاتھ بھی بڑھاتی ہے

حزب التحریر بھارت کے ساتھ تعلقات اور معاملات کے حوالے سے حکومت پاکستان کے غدارانہ طرز عمل کی مذمت کرتی ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف کے قومی سلامتی اور امور خارجہ کے مشیر سرتاج عزیز نے 12 جنوری کو ڈان نیوز کے پروگرام "فیصلہ عوام کا" میں کہا کہ بھارت افغانستان کی سرزمین کو پاکستان پر حملے کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ لیکن اسی انٹرویو میں سرتاج عزیز نے بھارت کے ساتھ معمول کے تعلقات کے قیام پر زور بھی دیا۔

قومی سلامتی اور حکومتی حلقوں میں یہ بات تسلسل سے کی جا رہی ہے کہ بھارت قبائلی علاقوں میں مداخلت کر رہا ہے اور پاکستان کی افواج اور شہریوں پر حملے کروا رہا ہے۔ پھر ان حلقوں میں موجود اس رائے عامہ کو قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن کرنے کے لئے جواز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر حکومت اپنے دعویٰ میں سچی ہوتی تو وہ پاکستان میں بھارت کی سفارتی موجودگی کا خاتمہ کرتی کیونکہ بھارت ایک جارح ملک ہے اور اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جانا چاہیے۔ سرد جنگ کے زمانے سے یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں سفارت خانے جاسوسی اور تخریبی کاروائیوں کی منصوبہ بندی اور ان نگرانی کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور جیسے یہی کچھ کم نہ تھا کہ حکمرانوں نے امریکہ سے وفاداری کے تعلق کو برقرار رکھا ہے جس نے بھارت پر افغانستان کے دروازے

کھولے ہیں۔ امریکہ کی مدد و حمائت سے بھارت نے پاکستان کی سرحد کے ساتھ افغانستان میں کئی قونصل خانے کھولے ہیں جہاں سے قبائلی علاقے انتہائی قریب ہیں۔ لیکن اس باوجود راحیل-نواز حکومت نے افغانستان پر امریکی قبضے کو برقرار رکھنے کے لئے نیٹو سپلائی لائن کو برقرار رکھا ہے اور ان مجاہدین کے خلاف آپریشن کر رہی ہے جو صلیبی امریکی افواج کے خلاف افغانستان میں جہاد کر رہے ہیں۔ حزب التحریر افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران سے مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت کی اس غداری کو ختم کریں۔ وہ انہیں اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ ان پر یہ لازم ہے کہ وہ خلافت کے فوری قیام کے لئے حزب التحریر کو نصرۃ فراہم کریں جو اسلامی ریاست ہونے کے ناطے مسلم سرزمین پر دشمن کی موجودگی کا خاتمہ کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں خلافت کا قیام مسلم سرزمینوں کو یکجا کرنے کے لئے نقطہ آغاز ثابت ہو گا اور پاکستان، افغانستان اور بنگلا دیش کے مسلمان ایک عظیم متحد قوت کی صورت میں ہندو مشرکین کے خلاف یکجا ہوں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں، لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا "ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے" (المائدہ: 82)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

اردن کی حکومت امت اور دین کے دشمنوں کی مکمل طرفدار بن گئ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾

"اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست مت بناو جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل تماشا بنایا ہے خواہ ان میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی یا کفار ہو، اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو"(المائدہ:57)

مقامی اور عالمی میڈیا نے خبر دی ہے کہ اردنی حکومت کے سربراہ شاہ عبد اللہ الثانی چارلی ایبڈو میگزین پر ہونے والے حملے کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام سے ہونے والے مظاہرے میں شرکت کریں گے۔ یہ مظاہرہ اس وقت ہو رہا ہے جب فرانسیسی اخبارات نے چارلی ایبڈو کے ساتھ یکجہتی کے لیے رسول کریم ﷺ کے گستاخانہ خاکے کی دوبارہ اشاعت کی ہے ،جس کے ذریعے اسلام ،پیغمبر اسلام ﷺ اور مسلمانوں کے عزت پر حملہ کیا گیا ہے۔۔۔

مظاہرے میں شریک ہو کر اس گناہ کا ارتکاب ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے جب فرانسیسیوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے میگزین کی حمایت کرتے ہوئے "ہم سب چارلی ہیں" کا نعرہ لگایا ہے۔ اس شرکت کے ذریعے اس حکمران نے عظیم الشان امت اسلامیہ کی توہین کی ہے اور اس کو اللہ کی مخلوقات میں سے سب سے ذلیل مخلوق کا ہدف بنایا ہے۔۔۔

یہ شرکت ایسے وقت میں ہو رہی ہے کہ جب خود فرانس کے سابق وزیر اعظم نے بڑھتی دہشت گردی کی ذمہ دار مغربی پالیسی کو قرار دیا ہے ،جبکہ ہمارے حکمران اسلام اور شریعت مطہرہ کو اس کا سبب قرار دے رہے ہیں!۔۔۔ یہ شرکت ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب صلیبی اتحاد بشمول فرانس کے طیارے شام اور عراق کے مسلمانوں پر آتش و آہن کی بارش کر رہے ہیں اور یہ ہمارے حکمرانوں کی جانب سے اپنی سرزمین اور فضاء ان کو دینے کے بعد ہو رہا ہے۔۔۔

یہ شرکت ایسے وقت میں ہو رہی ہے کہ جب فرانس مسلمان خواتین کو اسکارف اور حجاب پہننے سے روک رہا ہے ان کی تذلیل اور عزت و ناموس پر حملہ کرنے کے لیے انہیں پردہ نہ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔۔۔

اے مسلمانو! اردن کی حکومت جو کچھ کر رہی ہے یہ امت اور اسلام کے دشمنوں کی طرفداری کا ایک نیا اور واضح اعلان ہے،اس لیے چاپلوس حکومت اور اس کے ہرکارے لکھاری آپ کو یہ کہہ کر دھوکہ نہ دیں کہ یہ سیاست یا ڈپلومیسی ہے! یہ کیسی ذلت آمیز سیاست اور رسوا کن ڈپلومیسی ہے کہ جس سے امت کی کرامت خاک میں ملے اور کفار کو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اجازت ملے اور اس سے اسلام اور امت پر دست درازی ہو۔

اے مسلمانو! کب تک تمہاری عزت تمہارے حکمرانوں اور تم پر مسلط حکومتوں کے کرتوتوں کے سبب خاک میں ملتی رہے گی؟! کب اللہ کے دین اور اس کے احکامات پر غیرت تمہاری مردانگی اور ایمان کو جوش دلائے گی، آخر وہ کیا چیز ہے جو تمہاری غیرت کو جھنجوڑے گی، وہ کیا چیز ہے جو تمہاری خاموشی توڑ دے گی؟!!

یاد رکھو اور یقین کر لو کہ اسلام کی حفاظت اس کی ریاست اور اس کے جواں مرد ہی کریں گے۔ تمہاری عزت و آبرو اور خون کی حفاظت ریاست خلافت ہی کرے گی۔ تمہاری عزتیں صرف اس اسلامی نظام میں محفوظ ہوں گی جس کو اللہ نے تمہارے لیے پسند کیا ہے جو اس خلافت میں نافذ ہو گا جس کی خوشخبری نبی ﷺ نے دی ہے کہ یہ خلافت نبوت کے طرز پر ہو گی۔ اسی کے لیے کام کرنے کی ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ اللہ کی طرف بلانے والوں کی دعوت کا جواب دو اس سے پہلے کہ اللہ کا عذاب سب کو اپنے لپیٹ میں لے، **﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾** "اس عذاب سے بچو جو تم میں سے صرف ظالموں کو اپنے لپیٹ میں نہیں لے گا "(الانفال:25)۔

ہم اردونی حکومت اور اس کے سربراہ سے پوچھتے ہیں کہ تم کو شرم نہیں آتی، تم تو اپنے آپ کو سید کہتے ہو؟

ولایہ اردن میں حزب التحریر کا میڈیا

بقیہ صفحہ 24 سے

مانند ہے اس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اسلامی ممالک میں اسلام کا احیا کرے اور اسے پوری دنیا تک لے جائے اس میں یہ قابلیت موجود ہے کہ وہ ان سرگرمیوں کو سرانجام دے اور انہیں ایک حقیقت بنائے صرف اس مقصد کے تحت اس کو دعوت کو لوگوں تک پہچانا ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو۔(**الختاب** سے اقتباس دسمبر 1961)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

"اے ایمان والوں صبر کرواور مقابلے میں مضبوط رہواور لگے رہواور اللہ سے ڈرتے رہو" (آل عمران: 200)

حکومت کے وفادار میڈیا ذرائع نے حکومت کی جانب سے حال ہی میں کیے جانے والے فیصلے کی پوری تفصیلات شائع کیں ہیں جس کے تحت نوجوان سفر سے پہلے لازما "شعبہ ریکروٹمنٹ" سے اجازت لیں گے۔ نیا فیصلہ ہراس شامی کے لیے ہے جس کی عمر 18 سال سے 42 تک ہو۔ جو یہ اجازت لینے کا خواہشمند ہو اس کو 300 امریکی ڈالر یا اس کے مساوی شامی لیرہ ادا کرنا ہوں گے۔ امیگریشن اور پاسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے ایک ہنگامی ٹیلی گرام بھیجا ہے جس میں لازمی خدمت سے فارغ ہونے والوں کو ریکروٹمنٹ کے شعبے کی اجازت کے بغیر سفر کی اجازت نہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اے اسلام کے مسکن شام کے مسلمانو! دور حاضر کے طاغوت بشار کے خلاف شام کے مبارک انقلاب کے چار سال ہونے پر اور شام کے مسلمانوں کے امریکہ کی قیادت میں بین الاقوامی سازشوں کے سامنے ڈٹ جانے کی وجہ سے اور روس اور ایران کی جانب سے اس مجرم حکومت کو ہر قسم کی مادی، عسکری اور افرادی قوت کے ذریعے مدد کے باوجود، بین الاقوامی برادری کی جانب سے دور حاضر کے فرعون کی اس خوف سے پشت پناہی کہ کہیں اس کے ختم ہونے سے یہ انقلاب خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ میں تبدیل نہ ہو جائے ---اس سب کے باوجود اس انقلابی تحریک نے اس کی مادی، عسکری اور افرادی طاقت کا صفایا کر دیا جس سے وہ ان لوگوں سے عسکری خدمات لینے پر مجبور ہوا ہے جنہوں نے فوجی خدمات انجام نہیں دیں یا دے چکے ہیں (جن کی عمریں 18 سے 42 سال کے درمیان ہیں) کہ انہیں ریکروٹمنٹ ڈپارٹمنٹ سے رجوع کرنے کا کہا گیا ہے اور اسی لیے ان کو بیرونی سفر سے روک دیا گیا ہے بلکہ ان کو گرفتار کرکے زبردستی ان کے ذریعے حکومت کو بچانے اور ان کو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا سامنا کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ اس بات کا واضح مظہر ہے کہ یہ حکومت کمزوری کے کس حد کو پہنچ چکی ہے اور اس بات کا اشارہ ہے کہ عنقریب اللہ کے اذن سے یہ حکومت ختم ہو جائے گی۔ حکومت کا یہ قدم ظاہر کرتا ہے کہ وہ یہ کہہ کر جھوٹ بولتی ہے کہ طاقتور ہے اور حلب کا محاصر کر سکتی ہے جبکہ وہ تو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتی۔

اے شام کی مبارک سرزمین کے مجاہدو! شام میں آج جو ہو رہا ہے اس کو صرف اللہ پر ایمان اور اس کے دین کی سربلندی کی بنیاد پر اس کے سامنے ڈٹ کر ہی انجام تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس سرکشی کو ختم کرنے کے لیے تم نکلے ہو تو حق پر ثابت قدم رہو، ظالم سرکشوں کے سامنے کمزوری مت دکھاؤ اور ایسے ہی بنو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے: ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ *فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلِ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ *وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ "ان لوگوں سے جب لوگوں نے کہا کہ لوگ تو تمہارے خلاف اکھٹے ہو گئے ہیں ان سے ڈرو تو اس سے ان کا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا اور کہا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کار ساز ہے اس لیے وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، انہیں کوئی برائی (نقصان) نہیں پہنچی انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ ہی بہت فضل والا ہے یہ تو بس شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے، تم ان سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو" (آل عمران: 175-173) اور اللہ تعالی نے ان سے کامیابی کا وعدہ کیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ "اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلے میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو" (آل عمران: 200)۔

تو مضبوطی سے کھڑے رہو اور صابر رہو اور اپنی جدوجہد جاری رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو سکو۔

احمد عبدالوہاب/ولایہ شام میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے سربراہ

۲۸ ربیع الاول 1436 ہجری

28 دسمبر 2014

سوال کا جواب

تیل کی قیمتوں میں ہونے والی اچانک کمی کے اسباب

سوال: آج 1 دسمبر 2014 بدھ کے دن بعض ذرائع ابلاغ نے خبر شائع کی ہے کہ برنٹ خام تیل کی قیمت 49.66 ڈالر فی بیرل ریکارڈ کی گئی۔ اسی طرح امریکی خام تیل کی قیمت بھی تقریباً 47 ڈالر فی بیرل تک گر گئی ہے۔ یاد رہے کہ 2014 کے جون کے مہینے کی ابتدا میں تیل کی قیمتیں 115 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں تھیں۔ پھر بتدریج گرنے لگیں، یہاں تک کہ سردیوں کے آغاز دسمبر 2014 کے اختتام تک 60 ڈالر فی بیرل بلکہ اس سے بھی کم ہو گئیں یہاں تک کہ ویسٹ ٹیکساس خام تیل کی قیمت 58.53 ڈالر تک گر گئی۔ اب جنوری 2015 کے پہلے ہفتے میں تیل کی قیمت 50 ڈالر تک آ گئی یعنی 50 فیصد سے بھی زیادہ کمی تقریباً پانچ مہینے کے اندر! تیل کی قیمتوں میں اس اچانک کمی کے کیا اسباب ہیں؟ اور مستقبل میں تیل کی قیمتوں کے بار میں کیا متوقع ہے؟

جواب: تیل کی قیمتوں میں کمی کے مختلف اسباب ہیں ؛جن میں سے نمایاں ترین اقتصادی عوامل ہیں جن کا سیاسی مقاصد سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ سیاسی عوامل بھی ہیں جو اقتصادی عوامل کو حرکت دینے کے لیے ہے جس سے سیاسی مفادات کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ اقتصادی عوامل؛ جن کا سیاسی مقاصد سے تعلق نہیں ہے تو وہ یہ ہیں: تیل کی ترسیل کا زیادہ ہونا یا طلب میں کمی، تیل والے علاقوں اور اس کے آس پاس ہنگامے خاص کر عسکری گرما گرمی، تیل کی مارکیٹ میں غیر یقینی صورت حال اور تیل کی بر آمد یا در آمد پر اثر انداز ہونے والے ممالک کی معیشت کے حوالے سے اعداد و شمار میں کمی بیشی۔

سیاسی عوامل؛ کا جہاں تک تعلق ہے تو ایک ریاست کی جانب سے اقتصادی عوامل کو متحرک کرنا، جیسے بغیر کسی معاشی ضرورت کے تیل کی پیداوار میں اضافہ کرنا یا ذخیرے میں موجود تیل کی پیداوار کو مارکیٹ میں لے آنا تا کہ تیل کی قیمت پر اثر انداز ہو کر مد مقابل ریاستوں کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوا جا سکے، خصوصاً وہ ممالک جن کی معیشت کا انحصار ہی تیل کی قیمت پر ہوتا ہے یا عام تیل کی قیمت کو اس قدر کم کر دینا کہ شیل تیل کو نکالنا معاشی لحاظ سے ناممکن ہو جائے۔

ہم ان امور کو بیان کریں گے پھر تیل کی قیمتوں میں قابل ذکر کمی کے حوالے سے ترجیحی اسباب کا خلاصہ پیش کریں گے:

پہلا: سیاسی مقاصد سے ماورا اقتصادی عوامل:

1- سپلائی اور طلب: تیل بھی کسی بھی سامان کی طرح ہے جس کی قیمت طلب اور رسد کے مطابق ہی مقرر ہوتی ہے۔ جب تیل کی مارکیٹ میں سپلائی زیادہ ہوتی ہے تو اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب تیل در آمد کرنے والے ممالک میں معاشی بحران کی وجہ سے طلب کم ہو جاتی ہے کیونکہ بحران کا شکار ملک مہنگے دام میں تیل خریدنے کی سکت نہیں رکھتا جس کی وجہ سے طلب میں کمی آتی ہے۔ اسی طرح جب تیل کی طلب بڑھ جاتی ہے، یعنی رسد (سپلائی) کی نسبت طلب زیادہ ہو جائے تو بھی قیمت بڑھ جاتی ہے

2- پریشانی اور عسکری ہنگامہ آرائی: ایک اور وجہ ہے جو تیل کی قیمتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور وہ "تجسس" ہے یعنی تیل کی مارکیٹ کے بارے میں توقعات، جیسے تیل والے علاقوں میں ہنگامے یا جنگ کے نتیجے میں تیل کی پیداوار یا سپلائی میں تعطل کے واقعات۔ اس لیے مشرق وسطیٰ میں سیاسی کشیدگی کی وجہ سے بھی تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تیل کی رسد (سپلائی) اور طلب میں کسی تبدیلی کے بغیر بھی صرف تعطل کے خدشات سے بھی تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جیسے ہی حالات بہتر ہوتے ہیں تیل کی قیمتیں کم ہو کر سابقہ قیمت یا حقیقی قیمت پر بحال ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر فروری 2012 میں یہودی ریاست اور امریکہ کی ایران کے ساتھ جنگ کے بیانات سے تیل کی قیمتیں بڑھ گئیں تھیں، فوربز میگزین نے کہا ہے کہ "کئی سالوں کے بعد تیل کی قیمتیں اس وقت اعلیٰ ترین

سطح پر پہنچ گئیں تھی اور اس کا بڑا سبب جیو اسٹر ٹیجک معاملات تھے جب ایران کے معاملے کو عسکری طریقے سے حل کرنے کی بات کی گئی ("ایران پر حملے سے امریکہ کو کساد بازاری کا سامنا ہوگا" فور بز فروری 2012)۔

3- قیاس آرائیاں اور اقتصادی اعداد و شمار سے فائدہ اٹھانا: تیل کے درآمد یا برآمد سے تعلق والے بعض ممالک کے اقتصادیات کے بارے میں بڑے اعداد و شمار جو تیل درآمد یا برآمد کرتے ہیں، جیسا کہ امریکہ یا چین تیل کی قیمتوں میں کمی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، قطع نظر اس بات کے کہ طلب اور رسد میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس حالت میں مارکیٹ اقتصادی ترقی میں کمی کے حوالے سے خوف کا شکار ہو جاتی ہے اور یہ سمجھنے لگتی ہے کہ تیل کے استعمال میں لازمی کمی ہو گی، جس کے نتیجے میں اس کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یوں بیوپاری تیل کی قیمتوں میں متوقع کمی یا اضافے کو اپنے مفاد میں استعمال کرتے ہیں اور اس طرح تیل کی قیمت طلب و رسد کی کمی بیشی کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے۔

اقتصادی اعداد و شمار اور قیاس آرائیوں کا انحصار تیل پیدا کرنے والے بڑے ممالک جیسے روس، کنیڈا اور سعودی عرب، تیل درآمد کرنے والے ممالک جیسے چین، جاپان وغیرہ، تیل کی ملٹی نیشنل کمپنیاں جیسے ایکزون، بی پی وغیرہ اور تیل کے کارٹل جیسے اوپیک، حصہ دار کے نام سے تیل کے مشہور تاجروں پر ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر گروپ تیل کی قیمتوں پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتا ہے، خواہ تیل کی رسد یا طلب پر اثر انداز ہو کر یا قیاس آرائیوں کے ذریعے۔ بحران کے شکار ممالک کے اعداد و شمار اور ان کے متعلق قیاس آرائیاں تیل کی قیمتوں پر زبردست طریقے سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

دوسرا: سیاسی عوامل کے حصول کے لئے اقتصادی عوامل کو متحرک کرنا:

1- شیل آئل کا مسئلہ: امریکہ نے زیر زمین چٹانوں کو توڑ کر تیل نکالنے (شیل آئل) کے سبب سب سے زیادہ تیل برآمد کرنے میں سعودی عرب اور روس پر بھی سبقت حاصل کرلی ہے۔ 2014 کی گرمیوں میں "بینک آف امریکہ" نے کہا کہ امریکہ اس سال بھی دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک رہے گا۔ وہ شیل آئل نکالنے میں سعودی عرب اور روس سے آگے نکل گیا ہے۔ اس سے ملک کی معیشت میں زندگی آئے گی۔ مائع اور اس کو قدرتی گیس سے الگ کرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ کی جانب سے خام تیل کی پیداوار بھی اس سال دوسرے ممالک سے زیادہ ہے۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں یومیہ پیداوار 11 ملین بیرل سے زیادہ تھی ("امریکہ کو سعودی عرب کو پیچھے چھوڑنے کے بعد سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک کے طور پر دیکھا جاتا ہے" بلوم برگ جون 2014)۔

امریکہ میں شیل گیس اور آئل کا انقلاب تیل کی پیداوار میں اضافے کا سبب ہے کہ اس کی پیداوار جو 2011 میں 5.5 ملین بیرل یومیہ تھی اب بڑھ کر 10 ملین بیرل یومیہ ہو چکی ہے جو اس کی زیادہ تر ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ اس لیے سعودی عرب سے اس کی درآمد کم ہو کر تقریباً آدھی ہو گئی جو کہ 8 لاکھ 78 ہزار بیرل روزانہ ہے جبکہ پہلے یہ 1.32 ملین بیرل روزانہ تھی۔

لیکن شیل آئل میں یہ مشکل ہے کہ اس کو نکالنے میں خرچہ بہت زیادہ ہے جو 75 ڈالر فی بیرل تک پہنچ جاتا ہے جبکہ قدرتی آئل کا خرچہ 7 ڈالر فی بیرل سے زیادہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ شیل آئل پیدا کرنے والے ممالک اور ان کے سرخیل امریکہ کے لیے پٹرول فروخت کرنے کی قیمت کا اس پر آنے والی لاگت سے کم ہونا تباہ کن ہو گا۔۔۔

2- تیل کی قیمتوں میں کمی کا موضوع اقتصادی ضرورت کے لیے نہیں بلکہ مدمقابل ریاستوں کو سزا دینے کے حصے کے طور پر ہے:

دو بین الاقوامی مسائل ایسے ہیں جو دنیا کے لیے اثر اور اہمیت رکھتے ہیں:
ایران کے ایٹمی پروگرام پر مذاکرات اور روس کی جانب سے کریمیا پر قبضہ، یہ دو ریاستیں اپنی بجٹ کے بڑے حصے میں تیل کی برآمدات پر انحصار کرتی ہیں۔ اچانک اس کی قیمت میں آدھی تک کمی یقیناً مذکورہ دو مسائل کے بارے میں ان کی پالیسی پر اثر انداز ہو گا۔ روس کے بجٹ میں تیل اور گیس یعنی انرجی کا حصہ 50 فیصد کی حد تک ہے، بلکہ بعض اندازوں کے مطابق اس سے بھی زیادہ۔ یوں روس کو اپنی معیشت کو اعتدال پر رکھنے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ تیل کی قیمت 105 ڈالر فی بیرل ہو۔
جبکہ ایران کی بجٹ میں تیل کا حصہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یہ بجٹ کے 80 فیصد سے بھی زیادہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ایران سمجھتا ہے کہ تیل کی قیمت 130 ڈالر فی بیرل سے زیادہ ہونی چاہیے تا کہ اپنے اندرونی منصوبوں کو پروگرام کے مطابق جاری رکھے اور خطے میں اپنے

کارندوں کی پشت پناہی کو بھی برقرار رکھ سکے۔اس لیے پٹرول کی قیمت میں اس قدر کمی اس کے بجٹ کو متاثر کرے گا۔

تیسرا:اوپر ذکر کیے گئے اسباب کو پرکھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے:

1- سیاسی مقصد سے خالی اقتصادی عوامل:

ا-طلب اور رسد میں حالیہ برسوں میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی اور انتہائی معمولی تبدیلی سے اس طرح اچانک کمی نہیں ہو سکتی۔ گزشتہ گرمیوں تک تیل کی بین الاقوامی قیمت تقریبا 106 ڈالر (ویسٹ ٹیکساس خام)فی بیرل تھی۔ یہ قیمت تقریباًچار سال سے تھی لیکن تیل کی قیمتوں میں بڑے پیمانے پر کمی کی مکمل طور پر اقتصادی توجیہ ممکن نہیں۔ 2004 سے ایک عشرے تک تیل کی یومیہ پیداوار 80 ملین بیرل سے زیادہ تھی۔2013 کے اختتام پر عالمی منڈی میں تیل کی پیداوار 86.6 ملین بیرل یومیہ تھی، پھر پیداوار اس سے بھی زیادہ ہوئی اور 2013 کے آخر اور 2014 کی چوتھی سہ ماہی میں طلب بڑھ گئی اور طلب اور رسد قریب قریب ہو گئی۔انٹر نیشنل انرجی ایجنسی کی طرف سے جاری کیے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق 2014 کی تیسری سہ ماہی میں رسد اوسطاً 93.74 ملین بیرل تک پہنچ گئی جبکہ طلب 93.08 ملین بیرل تھی(مصدر:انٹر نیشنل انرجی ایجنسی کی ویب سائٹ)۔ چار سالوں میں یہ فرق انتہائی معمولی تھا جس سے تدریجی طور چند ایک ڈالر کی کمی تو ہو سکتی تھی لیکن پانچ مہینے کے اندر نصف تک گرنا ممکن نہیں سوائے اس کہ اقتصادی عوامل بنیادی سبب نہ ہوں۔

ب-افرا تفری اور عسکری ہنگامہ آرائی بھی کوئی نئی نہیں بلکہ یہ بھی گزشتہ چار سالوں سے برقرار ہے۔خطے کے بحران اچانک اس قدر شدید نہیں ہوئے جو تیل کی قیمتوں میں اس اچانک کمی کا سبب ہوں۔ ہنگامے اور پریشانی تو خطے میں 2011 سے ہیں اور اب بھی اسی طرح جاری ہیں اس میں اچانک کچھ نیا نہیں ہوا۔
یہ بھی یاد رہے کہ در اصل خطے اور دنیا میں سیاسی بحرانوں کے سائے میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ 1973 سے مختلف حادثات کے وقت ہوا۔ اب یوکرائن، شام، عراق اور لیبیا میں زبردست بحرانوں کا سامنا ہے تو پھر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بیرل کی قیمت بڑھ کر 120 ڈالر بلکہ بعض توقعات کے مطابق 150 ڈالر تک پہنچ جاتی۔ اگر اس کے پیچھے صرف اقتصادی اسباب اور عوامل ہوتے تو قیمتوں میں یہ غیر معمولی کمی نہ ہوتی کیونکہ بحران اور جنگیں سپلائی لائنوں کو متاثر کرتی ہیں اس لیے رسد میں کمی واقع ہوتی ہے جس سے قیمتیں کم نہیں زیادہ ہو جاتی ہیں،اس لیے تن تنہا اقتصادی عوامل نہیں بلکہ دوسرے اسباب بھی ہیں۔
ج-قیاس آرائیوں اور اقتصادی اعداد و شمار سے فائدہ اٹھانا۔2008 سے جب اقتصادی بحران شدت اختیار کر نے اور معاملات بگڑنے پر بھی اس قدر شدت نہیں آئی بلکہ اس میں بہتری دیکھنے میں آئی تھی،اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صرف اقتصادی عوامل ہی تیل کی قیمتوں میں کمی کا بنیادی سبب نہیں جس سے قیمتیں پانچ مہینے پہلے کی نسبت آدھے سے بھی کم ہو جائیں۔

2-سیاسی عوامل والے بعض ممالک کے مفادات کو پورا کرنے کے لیے اقتصادی حرکت کے لیے سیاسی عامل:
ا-شیل آئل کا مسئلہ:

شیل آئل کو نکالنے کا خرچہ 70 سے 80 ڈالر فی بیرل کے درمیان ہے۔اس کو نکالنے میں جدید ترین ٹیکنالوجی کے استعمال سے یہ خرچہ کم ہو کر 50 سے 60 ڈالر فی بیرل تک آسکتا ہے۔ IHS کمپنی(جو کہ تیل تلاش کرنے والی کمپنی ہے) سمجھتی ہے کہ گزشتہ سال شیل آئل نکالنے کا خرچہ کم ہو کر 70 سے 57 ڈالر فی بیرل ہو چکا ہے کیونکہ تیل نکالنے والوں کو جلد سے جلد کنویں کھودنے اور مزید تیل نکالنے کے طریقے کا علم ہو گیا ہے("سینٹ بمقابلہ شیل آئل" اکانومسٹ 6 دسمبر 2014)۔اس لیے تیل کی قیمتوں کا 50 یا 40 ڈالر فی بیرل تک کم ہونے سے شیل آئل نکالنا نقصان کا باعث ہو گا بلکہ اگر یہ کمی عالمی سطح پر 60 - 70 فی بیرل تک بھی ہوتی یہ مناسب نہیں تھی کیونکہ اقتصادی تناسب کے لیے خرچ اور قیمت فروخت میں مناسب فرق درکار ہوتا ہے۔

اس لیے اوپیک یا سعودیہ کی طرف سے تیل کی پیداوار میں کمی نہ کرنے کا یہی سبب ہو سکتا ہے۔یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ امریکہ نے قدرتی تیل کی قیمتوں میں اضافہ اور فی بیرل سو ڈالر سے زیادہ ہونے پر ہی شیل آئل سے فائدہ اٹھانا شروع کیا اس لیے قدرتی تیل کی قیمتوں میں کمی شیل آئل کی پیداوار کو جاری نہیں رکھ سکتی۔
قدرتی تیل کی قیمتیں اس کمی کو برداشت کر سکتی ہیں کیونکہ اس پر خرچہ 7 ڈالر فی بیرل سے زیادہ نہیں آتا، جبکہ شیل آئل پر خرچہ اس سے دس گنا تک زیادہ ہے۔ اس لیے یہ بات سمجھی جانی چاہیے کہ قدرتی تیل کی قیمتوں میں اس کمی کے باوجود یہ منافع بخش ہے جیسا کہ سعودی وزیر تیل علی النعیمی نے کہا کہ "اوپیک اپنی

پیداوار میں کمی نہیں کرے گا خواہ عالمی مارکیٹ میں قدرتی تیل کی قیمتیں 20 ڈالر تک بھی گر جائیں" (الجزیرہ 24 دسمبر 2014) اور اس نے یہ وضاحت بھی کی کہ "کئی سالوں تک اوپیک اور سعودیہ کے حصے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، وہ 30 ملین بیرل یومیہ کی حد میں ہیں جس میں 6.9 ملین بیرل سعودیہ کی پیداوار ہے جبکہ اوپیک سے باہر دوسرے ممالک پیداوار میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں"۔

یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ موجودہ شاہ عبداللہ کی قیادت میں سعودی حکومت کے انگریز کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سعودی عرب کی طرف سے پیداوار میں کمی نہ کرنے اور اس مقصد کے لیے اوپیک پر دباؤنہ ڈالنا انگریز کی پالیسی کے ضمن میں ہے جس کے لیے اس نے سعودیہ کو اپنا ہمنوا بنا کر امریکہ کے شیل آئل کی پیداوار کو متاثر کر رہا ہے۔

ب-جب امریکہ اوپیک کے اس رویے کو سمجھ گیا جو اس کے سب سے بڑے حصہ دار سعودیہ کی وجہ سے ہے، خاص کر تیل برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک نے جب 27 نومبر 2014 کو اپنے ہیڈ کوارٹر ویانا میں اپنا اجلاس منعقد کیا، جہاں تنظیم کے اراکین نے قیمتوں کو سہارا دینے کے لیے پیداوار میں کمی پر اتفاق نہیں کیا کیونکہ سعودیہ نے پیداوار میں کمی سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ کچھ عرصے تک وہ قیمتوں میں اس کمی کو برداشت کر سکتے ہیں۔ جب امریکہ یہ بھانپ گیا تو جان کیری نے 9 نومبر 2014 کو سعودیہ کا دورہ کیا اور امریکی وزیر خاجہ نے اپنے اس اچانک دورے میں سعودی فرمانروا سے ان کی گرمیوں کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اگرچہ ذرائع ابلاغ نے اس دورے کا تیل کے علاوہ کوئی اور مقصد بیان کیا مگر قرائن اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ دورے کا موضوع تیل اور اس کی قیمتیں تھیں۔ اسی دورے کے بعد ہی اس سال ستمبر کے مہینے کے باقی دنوں میں سعودیہ نے تیل کی پیداوار میں ایک لاکھ بیرل یومیہ کا اضافہ کرنا شروع کر دیا جو نومبر کے مہینے کے پہلے ہی ہفتے تک جاری رہا۔ سعودیہ نے تیل (عرب لائٹ) کی قیمت میں 45 سنٹ فی بیرل کمی کر دی جس سے تیل کی قیمتیں تیزی سے 80 ڈالر فی بیرل سے نیچے آ گئی۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ اس ملاقات میں تیل کی عالمی رسد پر بات ہوئی تھی۔

اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سعودی عرب کی طرف سے پیداوار میں کمی نہ کرنے اور اس مقصد کے لیے اوپیک پر دباؤنہ ڈالنا انگریز کی پالیسی کے ضمن میں ہے جس کے لیے اس نے سعودیہ کو اپنا ہمنوا بنا کر امریکہ کے شیل آئل کی پیداوار کو متاثر کر رہا ہے

جب کیری پیداوار میں کمی پر سعودیہ کو قائل نہ کر سکا، تو دوسرے پہلو سے قیمتوں میں کمی کی بات کی کیونکہ یہ کمی روس پر اثر انداز ہو گی جس نے کریمیا پر قبضہ کر رکھا ہے اور ایران کو متاثر کرے گی جس کے ساتھ ایٹمی موضوع پر مذاکرات ہو رہے ہیں۔ اس نے یہ دیکھا کہ ان دو کے ساتھ اس سلوک سے سعودیہ بھی خوش ہو گا۔ لیکن اس نے یہ کہا کہ یہ کمی 80 ڈالر فی بیرل کی حد تک ہو اور ایسا لگتا ہے کہ سعودیہ نے بھی اس بات کو قبول کیا یا بظاہر قبولیت کا اظہار کیا کیونکہ برطانوی میگزین ٹائم نے 16 اکتوبر 2014 کو کہا کہ "سعودیہ نے محتاط انداز سے ایک موقف اختیار کیا کہ قیمتوں کو 80 ڈالر کے قریب رکھا جائے گا تاکہ شیل آئل کو نکالنے کی اقتصادی طور پر گنجائش نہ ہو، جس نے امریکہ کو دوبارہ سعودیہ سے تیل درآمد کرنے اور شیل آئل کو مارکیٹ سے باہر کرنے پر مجبور کیا"۔ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ انگریز امریکہ کے مقابلے کے لئے سعودیہ کی پشت پناہی کر رہا تھا کیونکہ برطانیہ اپنی معیشت کو رواں دواں رکھنے کے لیے اور مالیاتی بحران سے نجات کے لیے سر گرم تھا، خواہ یہ دوسروں کے خرچے اور کسی پر ضرب لگانے کے ذریعے سے ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات مشہور و معروف ہے کہ عبداللہ آل سعود کی موجودہ حکومت انگریز کا ہی خوشہ چین ہے۔

امریکہ نے یہ ظاہر کر دیا کہ اس نے سعودیہ کو کمی پر مطمئن کر لیا۔ اسی طرح یورپ کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ ان کی طرف سے کریمیا پر قبضے پر روس پر دباؤنہ ڈالنے کا الزام غلط ہے اور یہ بھی کہ وہ ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ایران پر دباؤ نہیں ڈال رہا ہے۔ امریکہ نے یہ دکھایا کہ یہ الزام درست نہیں اس کی دلیل یہ دی کہ تیل کی قیمتوں میں کمی کی موافقت سے دونوں ریاستوں کا بجٹ متاثر ہوا۔ اس کے ساتھ روس کے بعض مخالفین کو بھی خوش کیا۔ اس سے پہلے مارچ میں ارب پتی جورج سوروس نے امریکی انتظامیہ کو تجویز دی تھی کہ کریمیا پر قبضہ کرنے پر روس کو سبق سکھانے کے لیے تیل کی قیمتوں میں کمی کی جا سکتی ہے۔ یوں کیری نے اس کمی پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ اس کا حامی ہے لیکن ایک خاص حد تک، پھر وہ اس سے یورپ اور روس مخالفین کو دھوکہ دیتا ہے کہ وہ کریمیا پر قبضہ کرنے پر روس کے خلاف ہے مگر حقیقت یہ نہیں۔

لیکن پہلی بار امریکہ اپنے آپ کو ناکام دیکھتا ہے۔ ہوائیں اس کی کشتی کے مخالف سمت چلی ہیں کیونکہ چند مہینوں

کے اندر ہی تیل کی قیمتیں کم ہو کر 60 ڈالر فی بیرل تک گر گئیں۔ سعودیہ نے پیداوار میں کمی نہ کرنے پر اصرار کیا بلکہ پیداوار میں اضافہ کیا اور اس عمل نے تیل کی مارکیٹ میں ردعمل کو جنم دیا۔

چوتھا: موجودہ توقعات:

1- قیمتوں کی اپنی پرانی جگہ پر بحالی میں مشکل کا سامنا ہے۔

2- لیکن کمی کو جاری رکھنے سے بھی دونوں اطراف متاثر ہوں گے۔

ا- سعودیہ، جس کے پیچھے یورپ اور خاص طور پر برطانیہ ہے، کو اپنی 860 ارب ریال کی بجٹ میں 145 ارب ریال خسارے کا سامنا ہے جو اخراجات کے لیے درکار تھے، یعنی 40 ارب ڈالر خسارہ اور یہ پٹرول کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے ہوا۔ یہ خسارہ اس کے اندرونی منصوبوں کو متاثر کرے گا۔ اس سے بھی اہم یہ کہ سعودیہ کے لیے برطانیہ سے درآمدات خصوصاً اسلحے پر اثر پڑے گا کیونکہ سعودیہ کو بجٹ میں کمی اور خسارے کا سامنا ہے۔ برطانیہ سے سعودیہ کے لیے درآمدات 2012 میں 7.5 ارب پاونڈ اسٹرلنگ تک پہنچ گئی تھیں۔ تیل کی قیمتوں میں کمی سے سعودیہ کی معیشت متاثر ہو گی۔ خاص کر اس کی بجٹ کے 89 فیصد کا دارومدار تیل کے برآمدات پر ہے۔ اس لیے قیمتوں میں کمی کا برقرار رہنا اس پہلو سے اثرانداز ہو گا۔

ب- دوسرے پہلو سے قیمتوں میں کمی کا جاری رہنا امریکہ کی جانب سے شیل آئل کی پیداوار کو متاثر کرے گا۔ یہ اس لیے کہ گزشتہ چند سالوں میں قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے امریکہ میں شیل آئل نکالنے پر سرمایہ کاری کی گئی اور وہ منافع بخش ثابت ہوا تو 2008 سے اس میں 4 ملین بیرل تیل یومیہ کا اضافہ کیا گیا اور یہ تیل کی بین الاقوامی پیداوار میں ایک موثر حصہ ہے۔

جب تک یہ نظام دنیا میں قائم رہے گا یہ کرپشن، یہ تباہی، یہ بد بختی اور پریشان حالی باقی رہے گا۔ یہ بحران اس ربانی نظام کو نافذ کیے بغیر حل نہیں ہوں گے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو کہ خلافت راشدہ کا نظام ہے

اگرچہ تیل کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ ہی امریکہ میں معاشی سرگرمیاں تیز ہو گئیں لیکن شیل آئل کی تجارت سے محروم ہونا اس کے لیے زیادہ بھاری ہے۔ امریکہ یورپ، سعودیہ اور اوپیک کو آسانی سے اپنی سرمایہ کاری کو تباہ کرنے نہیں دے گا۔

2- امریکہ کو یا تو شیل آئل کی پیداوار کے خرچے کو کم کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے اسالیب پر اعتماد کرنا پڑے گا تاکہ اس کی قیمت بھی تیل کی موجودہ قیمتوں کے پیمانے پر آجائے۔ یہ آسان کام نہیں خاص کر جب تیل کی قیمتوں میں کمی کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ لگ بھی ایسا رہا ہے کہ اس کی قیمتوں میں یہ کمی فی الحال نہیں رکے گی۔ آج 7 جنوری 2015 کی خبر ہے کہ یہ 50 ڈالر فی بیرل سے بھی کم ہو چکی ہے۔ یا پھر امریکہ براہ راست سعودیہ کی طرف متوجہ ہو گا اور اس کے لیے کچھ بحران پیدا کر دے گا اور اس کے بجٹ خسارے کو بڑھا دے گا جس سے مجبور ہو کر وہ پیداوار میں کمی کرے گا جس کے نتیجے میں قیمت میں اضافہ ہو گا۔ یا پھر یمن اور لیبیا میں برطانیہ کے لیے پیدا کیے گئے بحرانوں میں کمی کرے گا تاکہ اس کے بدلے برطانیہ سعودیہ پر پیداوار میں کمی کے لیے دباؤ ڈالے پھر اوپیک بھی اس میں کمی کرے یوں تیل کی قیمتیں بڑھ جائیں۔ چونکہ ان تینوں میں سے کسی بھی حل کے لیے منصوبوں بلکہ سازشوں کی ضرورت ہے۔ اس لیے تیل کی قیمتوں میں کمی کا بحران قابل دید رہے گا۔ یہ طاقتوروں کی رسہ کشی یا سرمایہ دارانہ طریقے پر کچھ لو اور کچھ دو کی سودا بازی سے کم یا زیادہ ہوتی رہیں گی۔

پانچواں: یقیناً عالمی سیاست غیر مستحکم اور پریشان کن ہے، ایک بحران سے چھٹکارا پانے سے پہلے ایک اور بحران کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ سب دنیا پر مسلط سرمایہ دارانہ نظام کی کرپشن ہے جو اپنے گود میں ہی عالمی بحرانوں کو پالتا ہے۔ اسی سے عالمی نظام عمومی طور پر اور لوگوں کی زندگی خاص طور پر تنگ ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ نظام دنیا میں قائم رہے گا یہ کرپشن، یہ تباہی، یہ بد بختی اور پریشان حالی باقی رہے گا۔ یہ بحران اس ربانی نظام کو نافذ کیے بغیر حل نہیں ہوں گے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو کہ خلافت راشدہ کا نظام ہے جس کے آغوش میں ہی عدل اور اطمینان اور اس کے سائے میں ہی خوشحالی ہے ﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا﴾ "وہ کہتے ہیں کہ وہ کب ہے؟ کہہ دیجئے شاید قریب ہی ہو گا" (الاسراء: 51)

16 ربیع الاول 1436 ہجری

7 جنوری 2015

حزب التحریر ولایہ پاکستان نے ملک بھر میں جان کیری کے دورہ پاکستان کے خلاف مظاہرے کئے

جان کیری کا دورہ نیشنل ایکشن پلان (امریکی راج) کو مستحکم کرنے کے لیے ہے

حزب التحریر ولایہ پاکستان نے امریکی سیکریٹری خارجہ جان کیری کے دورہ پاکستان کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے کیے۔ مظاہرین نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر تحریر تھا کہ : **"جان کیری کا دورہ امریکی راج کو مستحکم کرے گا"**، **"امریکی راج کا اختتام، خلافت کا قیام"**۔ مظاہرین کا یہ کہنا تھا کہ جان کیری کا دورہ پاکستان اور اسٹریٹیجک مذاکرات پاکستان میں امریکی راج کو مزید مستحکم کرنے کا باعث بنے گا۔ امریکہ پاکستان کا دشمن ہے اور دشمن سے دوستی صرف غدار ہی کر سکتے ہیں۔ امریکہ کی دشمنی ثابت کرنے کے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ پاکستان میں جس قدر امریکی سیاسی ، معاشی اور فوجی موجودگی کو بڑھاوا دیا جاتا ہے اتنا ہی پاکستان کو سیاسی، معاشی اور دفاعی لحاظ سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان کے مطابق پچھلے تیرہ سال میں پاکستان کی معیشت نے تقریباً 100 ارب ڈالر کا نقصان خطے میں امریکی جنگ کا حصہ بن کر اٹھایا ہے اور ہزاروں افراد کا جانی نقصان اس کے علاوہ ہے۔

مظاہرین کا یہ بھی کہنا تھا سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ پاکستان امریکہ کی سیاسی و معاشی امداد کے بغیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ درحقیقت امریکی امداد پاکستان کو کھڑا ہونے کے قابل ہی ہونے دیتی لیکن اگر پاکستان اسلام کے معاشی و سیاسی نظام یعنی خلافت کو قائم کرے تو کسی امداد کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

مظاہرین نے افواج پاکستان کے مخلص افسران سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام کے مطابق دشمن امریکہ کی پاکستان میں موجودگی کا خاتمہ کریں، اس کے سفارت خانہ اور قونصل خانوں کو بند کریں اس کے سفارت کاروں اور انٹیلی جنس اہلکاروں کو ملک بدر کریں اور اس کے تخریب کاروں سی۔آئی۔اے اور بلیک واٹر کا خاتمہ کریں۔ مظاہرین نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے حزب التحریر کو نصرہ فراہم کر کے خلافت کا قیام عمل میں لائیں۔ پھر خلافت امریکی سانپ کے سر کو کچل دے گی اور اس طرح پاکستان کو امریکی نجس وجود سے پاک کردے گی۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس



اسلام آباد: کیری کی آمد پہ حزب التحریر کا احتجاج



پشاور: جان کیری کی آمد پہ حزب التحریر کے ارکان سراپا احتجاج ہیں



کیری کی آمد کے خلاف کراچی کے شباب کا پر زور انداز



لاہور کے شباب استعماری جان کیری کی آمد کے مقاصد سے باخبر کرتے ہوئے

مسلم دنیا میں اردو بولنے والوں کے لیے

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کی اردو ویب سائٹ

www.hizb-ut-tahrir.info/info/urdu.php

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کی ایک اردو ویب سائٹ ہے جس کو www.hizb-ut-tahrir.info کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی امت میں اردو بولنے، لکھنے اور سمجھنے والے کروڑوں مسلمانوں کے لئے یہ اردو ویب سائٹ معلومات حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس ویب سائٹ پر پوری مسلم دنیا میں خلافت کے قیام کے لیے کام کرنے والی جماعت حزب التحریر کی انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک مختلف ولایات کی جانب سے جاری کی گئیں پریس ریلیز زاور لیفلٹ دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ویب سائٹ پر مسلم دنیا میں حزب التحریر کی خلافت کے قیام کی زبردست جدوجہد کے حوالے سے تحریریں، تصاویر، آڈیوز اور ویڈیوز بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ویب سائٹ کے ذریعے حزب التحریر کے امیر، مشہور رہنما اور فقیہ، شیخ عطا ابن خلیل ابوالرشتہ سے سوالات بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔

یقیناً اردو زبان کی موجودگی خلافت کا تحفہ ہے کیونکہ یہ زبان ریاستِ خلافت کی مسلم افواج کی فوجی چھاؤنیوں میں وجود میں آئی تھی جن میں ترکی، فارس، عرب اور برِصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے مسلمان موجود ہوتے تھے۔ درحقیقت لفظ اردو ترک زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "لشکر" کے ہیں۔ آج کے دن تک اردو کا رسم الخط، اس کے الفاظ اور طرزِ تحریر قرآن اور خلافت کی سرکاری زبان عربی پر بے حد انحصار کرتی ہے۔

حزب التحریر ولایہ پاکستان اردو زبان استعمال کرنے والے صحافیوں، میڈیا اور سوشل میڈیا کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ حزب التحریر کی جدوجہد اور کام سے مسلسل آگاہی کے لیے اس بہترین ویب سائٹ کو استعمال کریں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس